قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت لہ الجنۃ

نوجہات مقبول زمان محتشم ہندوستان افصح الفصحا و ابلغ البلغا ادیب الفضلا

مولانا میر غلام علی صاحب قبلہ جعفری الموسوی المتخلص بہ جوش دامت فیوضاتہم و زادت برکاتہ

موسوم باسم تاریخی

حصہ اول

السرغم

حسب فرمایش عالیجناب آقا میر محمد علی صاحب جعفری مرحوم دار الشفاء عبادت خانہ

السیرغم حصہ اول کاغذ اعلی ۶/ کاغذ وسط ۵/

دوم " " ۶/ " ۵/ رباعیات جوش - کاغذ اعلی ۳/ اوسط ۲/

مطبع اختر دکن واقع افضل گنج حیدرآباد

فہرست نوحجات حصۂ اوّل اکسیر غم

شمار نوحہ	نمبر صفحہ	تعداد اشعار	مصرع اوّل مطلع نوحہ
۱	۲	۱۵	تو آج نظر آیا ہلال غم سرور آیا ہی محرم
۲	۳	۱۲	کیونکر بنی آدم نہ ہین رنج والم مین اس عشرۂ غم مین
۳	۴	۱۲	غم شہنشاہ انس وجان ہی ہر سینے مین ہان ہی نگرانا
۴	۶	۱۲	کہتے تھے یہ مسلم کے جگر بند بیکس ومحزون اے حارث ملعون
۵	۷	۱۱	مسلم کے پسر کہتے تھے باحالت تغیر اے نایب شبیر
۶	۹	۱۲	لاشہ پہ قیامت یہ بپا کرتی تھی کبرا میرے نئے دولھا
۷	۱۰	۱۵	کہتی تھی یہ میدان مین دولھن خاک اڑا کر اے قاسم ناشاد
۸	۱۲	۲۵	لاش نوشہ پہ ماں کی بکا ہے خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
۹	۱۵	۹	اہل حرم مین تھا شیون واویلا کیا ہی لٹا شادی کا چمن واویلا
۱۰	۱۶	۱۲	لاش علی اکبر پہ یہ لیلا کی تھی افغان اے میرے پیارے ارمان
۱۱	۱۷	۱۲	رو کے کہتی وطن مین تھی صغرا آو بابا مرے آو بابا
۱۲	۱۹	۱۱	شہ کہتے تھے گو رنج ومصیبت مین پھنسا ہون اے قوم ستمگر
۱۳	۲۰	۹	مومنو کہو پیٹ کے سر واویلا صد واویلا

۱۴	۲۱	۱۴	سکینہ کہتی تھی لاشِ شہ پر تڑپ کے آنسو بہا بہا کے
۱۵	۲۲	۱۲	کہتی تھی تڑپ کر لاش پہ ماں گھر بھولے بھالے اصغر جان
۱۶	۲۳	۱۵	کہتی تھی مادر آنسو بہا کر ایولے اصغرا یوائے اصغر
۱۷	۲۵	۱۳	کرتی تھیں بیان لاش پہ یہ زینب مغموم اے سید مظلوم
۱۸	۲۷	۱۵	کرتی تھیں بیان لاشۂ سرور پہ سکینہ یا شاہِ مدینہ
۱۹	۲۸	۲۵	رو کے کہتے تھے سجاد پر غم طوق گردن میں ہی ڈالو
۲۰	۳۲	۹	برخیزو بکن ماتم شاہِ شہدا ہائے
۲۱	״	۱۲	کہتے باقر تھے باسوز قلبی کربلا ے علی کے قیدی
۲۲	۳۳	۱۲	تھا بین سکینہ کا یہ باحال پریشان اے پیارے چچا جان
۲۳	۳۵	۱۲	بولے شب عاشور یہ سلطان مدینہ رخصت کرو ہمکو
۲۴	۳۶	۱۲	کہا زہرا نے لاشہ پر حسین من حسین من
۲۵	۳۷	۱۵	زینب نے کہا شادی اولاد مبارک
۲۶	۳۸	۱۱	اے گروہ ماتم و غم الوداع
۲۷	۳۹	۲۷	اے گروہ عزا الوداع الوداع
۲۸	۴۰	۱۴	قہر ہے ظلم و ستم غرۂ سفر کا ہے آج
۲۹	۴۱	۱۴	اے مومنو سر پیٹ کے برپا کرو محشر
۳۰	۴۳	۱۶	اے مومنو رو رو کے اوٹھاؤ یہ تمنا سرور کا جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب یسر وتمم ۱ نوحہ ۱۵ بالخیر والسعادہ

لو آج نظر آیا ہلال غم سرور
آیا ہے محرم
ہے عالم بالا کا تو رنگ آج دگرگون
روتی ہے شفق خون
دیکھو نظر غور سے رعشہ ہے زمین کو
اے شیعۂ خوش خو
ہے تحت کو اور فوق کو اور چار طرف کو
درد شہ خوش خو
اس ماتم جانکاہ مین دریا کو بھی ہے جوش
ہین مچھلیان بیہوش

لو درد و مصیبت کا چلا قلب پہ خنجر
آیا ہے محرم
آثار قیامت ہین عیان آج زمین پر
آیا ہے محرم
صدمے سے دل گاو زمین آج ہے مضطر
آیا ہے محرم
ہین شش جہت اب ماتم شبیر مین ششدر
آیا ہے محرم
اب خاک اوڑاتا ہے بگولہ بھی سراسر
آیا ہے محرم

گرگ و فرس و شیر و شغال و نر و ماد

سب وحش و طیور آہ

اے مومنو جادے سے جگر چاک ہے جنگل

ہر بوٹا ہی بے کل

جنات بھی سر اپنا پٹکتے ہیں بصد غم

چلاتے ہیں ہر دم

بے چین ہیں فردوس میں اب فاطمہ زہرا

واحسرت و دردا

ٹکڑے ہی قبا اب حسن سبز قبا کی

بیتابی نے ایسی

ہوتا ہے بیت الشرف صاحب معراج

اب دشت میں تاراج

پامال ستم ہوئیگا اک رات کا دولہا

اے واے دریغا

ہے ہے جگر اکبر گلرو پہ لگے گا

اب نیزہ ستم کا

اب بھوک میں اور پیاس میں چوبیس پہر کی

اے قدر شفیقی

ماتم میں ہیں اب خمسۂ سبحان کے گھرانہ

آیا ہے محرم

کہسار کو ہے زلزلہ اشجار ہیں ابتر

آیا ہے محرم

غش ماتم سرور سے ملایک کو ہی یکسر

آیا ہے محرم

اندوہ سے اب چاک گریبان ہیں پیمبر

آیا ہے محرم

ہیں سر بسر اب خاک بسر حیدر صفدر

آیا ہے محرم

لٹتا ہے محبو چمن فاطمہ اطہر

آیا ہے محرم

اب شانوں کو کٹوائیں گے عباس دلاور

آیا ہے محرم

ہوگی ہدف تیر جفا گردن اصغر

آیا ہے محرم

امت کے لئے دیتے ہیں سر سبط پیمبر

آیا ہے محرم

پہنے ہیں بتول و حسن و صاحب معراج پوشاک سیہ آج	اے جوش سیہ پوش ہو اب تو بھی ہے امیر آیا ہے محرم

۲ — نوحہ — ۱۲

کیونکر بنی آدم نہ رہیں رنج و الم میں
اس عشرۂ غم میں
کیا ہے اثر درد کہ ہے عرش کو رعشہ
کرسی کو ہے لرزہ
ہوتی ہے شفق شام و سحر کو جو نمودار
یہہ وجہ سے اظہار
تاروں کے ہیں یہ سوگ کے گھر بارہ برج آہ
واقف ہیں حق آگاہ
اثنا عشری کو تو مبشر ہے یہہ عشرہ
خوشتر ہے یہ عشرہ
کیا عاشق جانباز تھے انصار وفادار
اے شیعہ عزادار
بانو کا ہے غم مد نظر حال ہے تغیر
بے چین ہیں شبیر

جن و ملک و حور و پری ہیں غم و ماتم میں
اس عشرۂ غم میں
بیتاب جو ہے لوح تو ان ہیں نہ قلم میں
اس عشرۂ غم میں
خون روئے ہیں یہ ہفت فلک دھم الم میں
اس عشرۂ غم میں
سیارے ہیں سب سوگ نشین بیت الم میں
اس عشرۂ غم میں
پہنچا ئیگا رونا یہہ گلستان ارم میں
اس عشرۂ غم میں
پیاسے دیئے سر عشق شہنشاہ امم میں
اس عشرۂ غم میں
درد اوٹھتا ہے ہر دم جگر شاہ امم میں
اس عشرۂ غم میں

کچھ مشکل نبی پر نہ ترس آیا کسیکو
کیا شامی تھے بدخو
جو امّ رباب آہ تڑپتی ہے یہہ کہکر
ہے ہے علی اصغر
جھلے سے لے آتے ہین سرِ لاشۂ نوشاہ
لیلا کو حرم آہ
پابند مرض شاہِ عرب عابدؑ دلگیر
پہنے ہین جو زنجیر
گشتہ یہہ زیارت کا ہی اعدا سے بری جوش
اثنا عشری جوش

اکبر کا جگر نیزۂ بیداد و ستم مین
اس عشرۂ غم مین
فریاد و بکا سے ہی بپا حشر حرم مین
اس عشرۂ غم مین
تھراتی ہے ہر ایک قدم دم نہین دم مین
اس عشرۂ غم مین
بیتاب ہی حالت نہین بانوی عجم مین
اس عشرۂ غم مین
ہو قبر در شاہ جوانانِ ارم مین
اس عشرۂ غم مین

۳	نوحہ	۱۲

غم شہنشاہ انس و جان ہے برسنے مین ہان کمی نکرنا
یہہ چشم تر وقت امتحان ہی غضب ہے اب مردمی نکرنا
یہہ بانو چلاتی تھی تڑپ کر نبی کا ہے نونہال اکبر
لعینو زخمی برا ے داور ہمارا سر و سہی نکرنا
یہہ حال صغرا نے خط مین لکھا تڑپتی ہی ہجر مین یہہ لکھیا

لبون پہ دم آگیا ہے میرا تغافل اب اے اخی نکرنا

یہہ کہتے تھے پادشاہ خوش ہو اگر ملے آب سرد تمکو

فراش اے مومنو محبو ہماری تشنہ لبی نکرنا

حدیث صادق ہے آشکارا زبان حق کا یہہ ہے مقولہ

خوشی مین اپنی عزا نکرنا عزا مین اپنی خوشی نکرنا

صغیہ کو ماتون پر بصد غم اوٹھا کے کہتے تھے شاہ عالم

لعینو اک جام آب اسدم دریغ بھر بچی نہ کرنا

یہہ بولے عابد سے شاہ والا ہوا ہے اب سامنا بلا کا

جو طوق بیڑی پنھائین اعدا گلہ شکایت کبھی نکرنا

حسین فرماتے تھے اے اعدا تمام کنبہ مرا ہے پیاسا

غضب ہے اولاد مصطفی کا ذرا بھی پاس امتی نکرنا

جو آئین زینب دم شہادت تڑپ کے کہنے لگے یہہ حضرت

بہن مین دنیا مین ہون سلامت یہہ حال اپنا ابھی نکرنا

کہا نہ تیغ شاہ دین نے یہہ شمر بیدین و بیحیا سے

سرون سے ذریت نبی کے ردائین دور اے شقی نکرنا

حسین بے سر ہوے جو رن مین حرم کی فریاد تھی یہہ بن مین

خبر لو ہم مین عجب محن مین تامل اب یا علی نہ کرنا

غلام ہے مدتون سے مائل غضب ہے ہجر اے امام بابل

ہے اب زیارت کا جوش سائل ال ردائے سخی نکرنا

٦ ذیحجہ الحرام	۴ نوحہ ۱۲	شہادت حضرت مسلمؑ ×

کہتے تھے یہ مسلمؑ کے جگربند بیکس و محزون
اے حارث ملعون

کر رحم لڑکین یہ یتیمون کا نہ کر خون
اے حارث ملعون

عباسؑ کے ہین بھانجے حیدرؑ کے نواسے
باز آ تو جفا سے

ہے تیرے پیمبرؐ سے بھی رشتہ ہمین مقرون
اے حارث ملعون

جب اہل قرابت کو نبیؐ کے کرے آزاد
اولاد رہے شاد

آباد رکھیگا ترا گھر خالق بیچون
اے حارث ملعون

گھر چھوٹا وطن چھوٹا چھٹے کنبہ سے سارے
بابا گئے مارے

کیا گردشون مین ہم کو رکھے ہے فلک دون
اے حارث ملعون

یاس اس کا نہین آئے مین مہمان ترے گھر
کر غور ستمگر

زوجہ تری لے آئی ہے باشفقت افزون
اے حارث ملعون

عورت تو کرے رحم و کرم آل نبیؐ پہ
ہو مرد ستمگر

زوجہ تری مردانہ تو نامرد ہے مابون
اے حارث ملعون

آئے ترے گھر جرم ہوا بخشدے الشوم
تھا ہمکو نہ معلوم

عترت سے ترے قلب مین یہ کینہ ہے مکنون
اے حارث ملعون

اے بندۂ زر خدمت شبیر مین لیجا
مادر کو بھی دکھلا
یا کاٹ کے گیسو ہمین لے بیچ زبون فال
پائیگا بہت مال
جب ذبح لگا کرنے بڑے بھائی کو جلاد
کہتے تھے بھیہ ناشاد
جلاد نے آخر کو کیا ذبح لب جو
کہتے رہے گلرو
دریا مین بہے جوش بدن اون کے جو بارے
دونون یہ پکارے

دے کر زر و گوہر تجھے لیجائے ہمین مان
اے حارث ملعون
سنجیدہ ہین باتین قد و قامت بھی ہین موزون
اے حارث ملعون
اس وقت ہین پیش نظر خواب کا مضمون
اے حارث ملعون
تھرّاتے ہین اب چھوٹے سے دل چھوڑ دے دون
اے حارث ملعون
چکھہ نار کی لذت جو ہے دنیا پہ مفتون
اے حارث ملعون

۹ ذیحجہ الحرام	۵	نوحہ	شہادت حضرت مسلم

مسلم کے پسر کہتے تھے با حالت تغیر
اے نائب شبیر
چالیس ہزار آئے تھے بیعت مین ستمگار
اے ہادی ابرار
لکھہ لکھہ کے خطوط آہ ہدایت کے تھے طالب
اے سید غالب

اعدا مین ہمین چھوڑ گئے کیا کرین تدبیر
اے نائب شبیر
جب ابن زیاد آیا تو مرتد ہوے بے پیر
اے نائب شبیر
کی خوب وفا کوفیون نے واہ ری تزویر
اے نائب شبیر

وہ بھوک کی اور پیاس کی سستے مین ضعیفی
سبھی طرفہ قیامت
تابع جو ہوئے تھے وہ بنے دشمن جانی
اے سرور ہانی
رمان و رطب سیب کا وعدہ جو کیا تھا
واحسرت و دردا
پانی نہ امان ہاے کہین سید بیکس
مجبور تھے از بس
طوعہ جو لے آئی وہان پانی کا پیالہ
اے سید والا
جب بام پہ لیجا کے کیا آپ کو بیجان
اے عاشق یزدان
ان کوفیون کو خوف خدا تھا نہ حیا تھی
تھے آپ تو ہادی
ہے مرثیہ گو حضرت شبیر کا مشہور
جلدی کرو مسرور

بیٹا بھی سے ہمراہی ہوا خلد کو رہگیر
اے نائب شبیر
لڑنے کو مقابل ہوے سب کوفی بے پیر
اے نائب شبیر
کھلوائے عوض اوس کے سنان و تبر و تیر
اے نائب شبیر
طوعہ کا بھی گھر گھیر لیا کچھ نہ کی تاخیر
اے نائب شبیر
وہ جام ہوا خون کا تھا لاشہ دلگیر
اے نائب شبیر
خندق مین تن پاک کو پھینکا پے تعزیر
اے نائب شبیر
لاشش آپکی کیا کوچہ بکوچہ ہوئی تشہیر
اے نائب شبیر
دنیا کی بھی عقبیٰ کی بھی دو جوش کو جاگیر
اے نائب شبیر

نوحہ

لاشہ پہ قیامت یہ بپا کرتی تھی کبرا
میرے نئے دولھا
جب ازرق شامی پہ ہوئے آپ تھے غالب
کیا خوش تھی مین صاحب
شادی بھی ہوئی ساتھ ہی بربادی بھی آئی
خالق کی دوہائی
شادی وہ دو ساعت کی ہوئی ساعت محشر
محشر سے فزون تر
تم قتل ہوئے گلشن جنت کو بسانے
شبیرؑ کے یگانے
ہر عضو ہے اب چور بدن خون سے ہے لال
کیا ہو گئے پامال
تھی بیٹھنے کی آہ نہ مہلت بھی گھڑی بھر
اے دلبر شبیرؑ
پہ دامن چھڑے دولھا نے سہرہ بندھایا
پہ راس نہ آیا
تھا تخت عروسی پہ تمھین جنگ کا ارمان
مرنے کا رہا دھیان

رنگین ہوا خون سے ترے بیاہ کا جوڑا
میرے نئے دولھا
پھر ہو گیا کیونکر یہ قیامت کا سمایا
میرے نئے دولھا
کس قہر کا صاحب یہ برس تیرہوان آیا
میرے نئے دولھا
موت آپکی قسمت مرے حصے مین رنڈاپا
میرے نئے دولھا
پھرنا ہے مرے بخت مین اب صحرا بصحرا
میرے نئے دولھا
صاحب مرے کیا قہر ہوا کیا غضب آیا
میرے نئے دولھا
کیا رنگ تھا شادی کا یہ کیا بیاہ کا نقشا
میرے نئے دولھا
اس کا نہو کیون دل پہ مرے صدمہ یہ صدمہ
میرے نئے دولھا
تم سا کوئی غازی نہ جہان مین نظر آیا
میرے نئے دولھا

شادی مین کہین دولھا نظر آیا نہ ہے سر
اور بنڑی کھلے سر
سر پٹیتی لاشہ پہ دو ساعت کی دولھن ہے
کیا قہر محن ہے
ہو جوش کی اولاد برومند جہان مین
صاحب کی امان مین

تابوت کا تختہ نہ بنا تخت بنے کا
میرے نئے دولھا
از بہر خدا ہاتھہ تو اب تھام لو میرا
میرے نئے دولھا
شہزادی کے اور چاند کے سر سے بندھا سہرا
میرے نئے دولھا

۷	نوحہ	۱۵

کہتی تھی یہہ میدان مین دولھن خاک اوڑا کر
اے قاسم ناشاد
دن بیاہ کے کیا رنگ مقدر نے دکھایا
واحسرت و دردا
شادی مین نظر آیا یہ کیا رنگ تمھارا
فرماؤ خدارا
صاحب مرے یہہ بیاہ تمھین راس نہ آیا
کیسا ہی سمایا
مانند بگولے کے نہ کیون خاک اوڑاون
مین بیکس و محزون

تم ریت پہ سوتے ہو مرا دل ہی مکدر
اے قاسم ناشاد
تم خون مین غلطان مین تڑپتی ہون زمین پر
اے قاسم ناشاد
پوشاک عروسی کی ہوئی خون مین سب تر
اے قاسم ناشاد
سہرہ تھا بندھا سر سے کہ تم ہوگئے بے سر
اے قاسم ناشاد
برباد ہوا دشت مصیبت مین مرا گھر
اے قاسم ناشاد

بجز بزم محبوب نے کے تو اتا تھا نہ آرام
اے میرے گل اندام
صاحب مرے فرماؤ بنائے ہو مجھ کیا حال
کیسے ہوے پامال
کسطرح دکھاؤن مین تمھین آگ جگر کی
سینے مین ہے مخفی
کچھ آرزو تھی دل مین کہ کچھ تم سے سنونگی
کچھ اپنی کہون گی
کچھ آپکی تقصیر نہین اس مین سر مو
اے قاسم گلرو
نت جوڑیان رکھے کہ بڑہائے یہ دل افگار
اے مالک و مختار
صاحب مرے عسرت کا بھلا حال کہون کیا
یہ وقت ہے پہونچا
اب زیست کی صورت کوئی بیوہ کی نکالو
اے سید خوشخو

کیون تمکو پسند آگیا اب خاک کا بستر
اے قاسم ناشاد
ہے پاؤن کہین ہاتھ کہین اور کہین سر
اے قاسم ناشاد
رہ جاتے ہین شعلے دل سوزان بھڑک کر
اے قاسم ناشاد
مٹی مین ملے ہائے سب ارمان سراسر
اے قاسم ناشاد
کچھ گردش تقدیر ہے خوبی مقدر
اے قاسم ناشاد
فرماؤ تو کچھ بہر خدا بہر پیمبر
اے قاسم ناشاد
رنڈسالے کا جوڑا ابھی نہین مجھکو میسر
اے قاسم ناشاد
صاحب ہو بغیر آپ کے جینا مرا کیونکر
اے قاسم ناشاد

از بہر خدا مجھکو بھی پاس اپنے بلا لو
آفت سے نکالو
اے جوش یہ مضمون قیامت جو سنایا
منہ کو جگر آیا

گھر ہو گیا اب میرے لئے گور سے بدتر
اے قاسم ناشاد
آخر کو ہوئی غش وہ دل افگار یہ کہکر
اے قاسم ناشاد

۲۵	نوحہ	۸

لاش نوشہ پہ ماں کی بکا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
کیسی شادی یہ کی تم نے واری
سب براتی ہیں مصروف زاری
روے روشن جو سرخی نما ہے
اور ہی کچھ کہ غازہ لگا ہے
ہاے دولھا یہ تقدیر میری
جلد تر کام شادی کا تیری
فاطمہ کے جگر و دل میری جان
ہاے واری چڑھے خوں پہ اُبٹن
گذرے پورے برس بھی نہ تیرہ
کم سنی میں ہوا بیاہ تیرا

کب سے سوتے ہو پیارے یہ کیا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
گھر عروسی کا ماتم سرا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
خون ہاتھوں میں ہے یا حنا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
کیا بنا بھی بگڑ بھی گیا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
پایمال آپ کا تن ہوا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
بیاہ تازہ ہے ماتم نیا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے

بھیگین ہے ہے مسین بھی نہ بیٹھا
سبزۂ خط ہے سبزہ لحد کا
چھوٹا شادی کا ہر پیرہن ہے
ننھا دولھا ہے ننھی دولھن ہے
رسم کے واسطے سب مصر ہین
سمدہنین آپ کی منتظر ہین
سہرہ کھلنے نہ پایا مرے لال
ہے غضب خون سے تم ہوے لال
ہاے اے میرے نوشاہ ناشاد
جلد اوٹھکر کرو دونو آباد
کیا کوئی دکھہ اوٹھائے ہو دولھا
کیا خفا ہو کے آئے ہو دولھا
دم بخود وہان جو غم سے بنی ہے
سمدہن خون کی بھی جان پر بنی ہے
سینہ زن ہین سراتی بشدت
بج رہی ہے مصیبت کی نوبت
خوب مشاطہ نے ہے سنوارا

کیا چمن سبز سہرا ہوا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
پر غضب ہے کہ یہہ غم بڑا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
اوٹھو نوشاہ اب دیر کیا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
ہاتھ مین ہاے کنگنا بندھا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
سونا شادی کا ہے ہے منڈھا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
سینہ غم سے دولھن کا بھرا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
آپ کا یہان یہہ نقشہ بنا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
ہاے نوشاہ کا غل بپا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
چلئے دولھا کہ عرصہ ہوا ہے

ہے دولھن آپکی خلوت آرا
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے

پھول کیسے کھلے یہہ تمہارے
قلب ہر ایک مرجھا گیا ہے

سینے ٹکڑے ہین چلتے ہین آرے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے

سمدہنون مین ہے غم کا قرینہ
دیکھو واری تقاضا یہہ کیا ہے

ننگ وہان مانگتی ہے سکینہ
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے

کیسی ساعت یہہ شادی کی آئی
موت کا ہر گھڑی سامنا ہے

زندگانی پہ آفت ہے لائی
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے

کیسی شادی ہوئی ہاے تقدیر
گھر تو شہر خموشان بنا ہے

سب براتی ہین غم کی تصویر
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے

رن سے نوشاہ کو کیا تھی نسبت
یہہ نصیبون کا کیسا لکھا ہے

ہاے تقدیر ایوائے قسمت
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے

یہان یہہ حالت بنی تیری نوشاہ
وان دولھن صرف آہ و بکا ہے

چور سر سے قدم تک ہوا آہ
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے

ہاے اے میرے آبادی دل
گھر تو اُجڑا ہے جنگل بنا ہے

ہوگئی سونی شادی کی محفل
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے

غم سے بنڑی کا ہونٹون پہ ہے دم
رانڈ مان کی یہی التجا ہے

دو تسلی اوسے چلکے اس دم
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے

ہائے ہائے نامرادون کے سردار ہائے ناشادو ناکام دلدار جوش رن کی زمین کانپتی تھی کہتی تھی یہہ جو بیوہ حسنؑ کی		ابتو ارمان بھی رو رہا ہے خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے ہائے قاسم یہہ کیا ماجرا ہے خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

۹	نوحہ	۹

اہل حرم مین تھا شیون واویلا کیا ہی لٹا شادی کا چمن واویلا
ہائے غضب دولھا کا کٹا سر رانڈ ہے دو ساعت کی دولھن واویلا
لوگو یہہ کیسی شادی ہے واویلا شادی ہے یا بربادی ہے واویلا
سارے براتی بھوکے پیاسے پیاسا دولھا پیاسی دولھن واویلا
ہائے چڑھے کس دم پہ جوان واویلا پل مین ہوئے دو گھر ویران واویلا
پیاری دولھن ہے پیارا دولھا بنت حسینؑ اور ابن حسنؑ واویلا
خون مین سراسر تر ہے بنا واویلا غم سے بنی کا رخ نیلا واویلا
ایکطرف سورج ہے شفق مین ایکطرف ہے چاند گہن واویلا
رن کی طرف با درد و بکا واویلا دولھا جو مرنے کو چلا واویلا
شادی کا خلعت شاہ زمان نے چاک کیا تھا مثل کفن واویلا
قتل ہوا کس سن مین بنا واویلا بنڑی ہے کس سن مین بیوا واویلا
قاسم کا ہے عالم طفلی فاطمہ کبرا کا بچپن واویلا

دولہا دولھن پہ آفت کیسی پڑی واویلا بیٹھے نہ مل کر ایک گھڑی واویلا
دولھا دولھن سجیہ غم کے لئے کیا خلق ہوئے خلاق زمن واویلا
قتل جو ہون شاہِ خوشخو واویلا قید کرینگے ہمکو عدو واویلا
ہاے بنی کے ہاتھہ مین ظالم گنگنے کی جا باندہین گے رسن واویلا
کانپتے تھے جوش ارض و سما واویلا ایک قیامت تھی کبرا واویلا
تازہ دولھن کو گھیرے ہوے کرتے تھے حرم جیدم شیون واویلا

۱۲	نوحہ	۱۰

لاشِ علی اکبر پہ یہ لیلا کی تھی فغان
اے میرے پر ارمان
موقوف محمد کی ہوئی ہاے زیارت
کی تم نے جو رحلت
پورے جو ہون اٹھارہ برس بیاہ ہو تیرا
تھی دل مین تمنا
اک خلق کو مہمان بلانے کی ہوس تھی
شادی مین تمہاری
حسرت بھرے ارمان بھرے ایسے سدہارے
لاشے پہ تمہارے

تم پیاس مین دو دن کی ہوے خون مین غلطان
اے میرے پر ارمان
ہم صورت و ہم سیرت پیغمبر ذیشان
اے میرے پر ارمان
میٹھا یہ برس تلخ سراسر ہوا اس آن
اے میرے پر ارمان
صد حیف کہ تم ہو گئے خود موت کے مہمان
اے میرے پر ارمان
فریادی ہے حسرت تو فغان کرتا ہے ارمان
اے میرے پر ارمان

باحال پریشان بنی آتی ہے حلب سے
کس رنج و تعب سے
دیکھو تو ذرا مادر ناکام کی حالت
اے صاحب غیرت
دی منہ مین انگوٹھی ترے شاہ دوسرا نے
جو پیاس بجھانے
یہ وقت نمازون کا ہے اے اکبر خوشخو
لو جلد اذان دو
آئی ہون تری لاش پہ بے مقنع و چادر
مجبور ہون دلبر
باندھے لئے جاتے ہین رسن مین ہمین اعدا
نرغہ ہے ستم کا
اے جوش ہوے حشر کے آثار نمایان
افلاک تھے لرزان

کچھ باتین کرو اٹھ کے تسلی دو مری جان
اے میرے پر ارمان
ہے ظلم کہ ہین کفن کے اب با سر عریان
اے میرے پر ارمان
کس ظلم و ستم سے تجھے کل آئی وہ مری جان
اے میرے پر ارمان
اٹھو میرے پیارے مرے فرزند خوش الحان
اے میرے پر ارمان
بیتابی دل نے کیا حال پریشان
اے میرے پر ارمان
لو جاتی ہے مان آپ کا اللہ نگہبان
اے میرے پر ارمان
کہتی تھی بصد درد جو لیلا پریشان
اے میرے پر ارمان

١١	نوحہ	١٢

روکے کہتی وطن مین تھی صغرا
آؤ بابا مرے آؤ بابا

درد فرقت سے مرتی ہے دکھیا
آؤ بابا مرے آؤ بابا

درد و رنج و مصیبت ہے طاری
دیدۂ تر سے ہے خون جاری
خارِ ماتم سے اولجھا ہے دامن
نہ نشیمن ہے سہانا نہ آنگن
روتی ہے پیٹتی ہے حزینہ
دل تڑپتا ہے پھٹتا ہے سینہ
ڈوب جاتا ہے میرا سفینہ
کچھ نہیں زندگی کا قرینہ
دل دھڑکتا ہے ہر وقت ہر آن
ہے طبیعت نہایت ہراسان
اب شبیہ پیمبر کا صدقہ
فرق پر نور اصغر کا صدقہ
گھر کو قدمون سے آباد کیجے
غمزدون کا دل اب شاد کیجے
تپ سے پہنچا ہے حالِ تن زار
تابِ جنبش نہ یارائے گفتار

بابا جان اب خبر لو ہماری
آؤ بابا مرے آؤ بابا
سینہ داغون سے میرا ہے گلشن
آؤ بابا مرے آؤ بابا
میری خاطر ہے زندان مدینہ
آؤ بابا مرے آؤ بابا
لو خبر میری بہرِ سکینہؑ
آؤ بابا مرے آؤ بابا
گھر ہے سونا مثالِ بیابان
آؤ بابا مرے آؤ بابا
آپ کی پیاری دختر کا صدقہ
آؤ بابا مرے آؤ بابا
بندِ آفت سے آزاد کیجے
آؤ بابا مرے آؤ بابا
کوچ کر جائیگی اب یہ بیمار
آؤ بابا مرے آؤ بابا

دم اولٹتا ہے جان پر بنی ہے
دردِ سینہ ہے خستہ تنی ہے
یاس جینے سے ہی جان بلب کو
ایک دیدار آخر دکھا دو
کیا لکھے آگے جوشش دل افگار
حال صغرا سے ناکام و ناچار

بابا جان یہہ دم جان کنی ہے
آو بابا مرے آو بابا
اے مسیحائے عالم خبر لو
آو بابا مرے آو بابا
تمھا زبان پر یہی ورد ہے ہر بار
آو بابا مرے آو بابا

نوحہ

۱۲

شہ کہتے تھے گو رنج و مصیبت مین پھنسا ہون
اے قوم ستمگر
نانا ہے نبی باپ علی بھائی حسن ہے
مشہور زمن ہے
حرمت تمھین لازم ہے جو کافر بھی ہو مہمان
ناناکا ہے فرمان
حیوان تلک پیتے ہین اے ظلم کے بانی
اس نہر کا پانی
ہر دشمنِ دین سایہ مین ہے چتر زری کے
کس لطف وخوشی سے

۱۱

پر ستید بطحا ہون شہ عقدہ کشا ہون
اے قوم ستمگر
آغوش مین پیمبر فاطمہ زہرا کی پلا ہون
اے قوم ستمگر
مہمان بھی ہون فرزند رسول دوسرا ہون
اے قوم ستمگر
مین پیاس سے دو روز کی بیتاب ہوا ہون
اے قوم ستمگر
مین زیر سما دہوپ مین بے سایہ کھڑا ہون
اے قوم ستمگر

دلبندون کے ٹکڑے ہوئے تلوارون سے ہیہات
بھائی کے کٹے ہاتھ
حیران ہون مین کون گنہ پر ہے یہ بیداد
کیسی ہے یہ افتاد
محتاج سمجھتے ہو مجھے دہیان کدھر ہے
کیا تمکو خبر ہے
کس پر یہ ستم کرتے ہو کچھ ہوش مین آؤ
مین کون ہون سمجھو
کرتا ہون مین اتمام فقط حجت حق کو
مجبور نجانو
اے جوش لعینون نے نہ کچھ رحم کیا آہ
فرماتے رہے شاہ

پر تابع تقدیر ہون راضی برضا ہون
اے قوم ستمگر
اللہ ہے آگاہ کہ بے جرم وخطا ہون
اے قوم ستمگر
تسنیم سے پانی ابھی منگواؤن جو چاہون
اے قوم ستمگر
کونین کو برہم ابھی کر ڈالون جو چاہون
اے قوم ستمگر
مین حاکم جن و ملک و ارض و سما ہون
اے قوم ستمگر
مین تین شب و روز سے بے آب و غذا ہون
اے قوم ستمگر

نوحہ

۱۳

مومنو کہو پیٹ کے سر واویلا صد واویلا
ہاے نبی کے لخت جگر واویلا صد واویلا
فاطمہ زہرا کے دلبر واویلا صد واویلا
ہاے شہید تشنہ جگر واویلا صد واویلا

۹

ہاے امام جن و بشر واویلا صد واویلا
ہاے دل وجان حیدر واویلا صد واویلا
قوت بازوی شبر واویلا صد واویلا
ہاے قتیل تیغ و تبر واویلا صد واویلا

وہ جو ترا نازک تھا گلا بوسہ گہ محبوب خدا
اوس پہ چلا ہے خنجر واویلا صد واویلا

پانی اک قطرہ نہ پایا پیاسا تجھکو ذبح کیا
کیا ہی لعین تھا بدگوہر واویلا صد واویلا

دشت بلا میں کیا ہی ستم تنبیہ ہوے اے شاہ امم
کٹ گیا سر اور لٹ گیا گھر واویلا صد واویلا

ہائے غضب کیا حال ہوا لاشہ بھی پامال ہوا
اور چڑھا سر نیزے پر واویلا صد واویلا

جوشش جو سایہ سر سے اوٹھا چھین لی سیدانیوں کی ردا
آل عبا ہیں برہنہ سر واویلا صد واویلا

١٤ — نوحہ — ١٤

سکینہ کہتی تھی لاش شہ پر تڑپ کے آنسو بہا بہا کے
کیا لعینوں نے ہائے بے سر وطن سے بابا تمہیں چھڑا کے

ہے آپکا فیض آشکارا خدا نے افلاک کو سنوارا
زمین پہ لاشہ ہے تمہارا ستم ہے فوج اشقیا کے

بدن پہ لگتے تھے زخم کاری نہ بیکلی تھی نہ بیقراری
زبان پہ شکر خدا تھا جاری یہ معنی ہیں صبر اور رضا کے

شہا تمہارا جو خون بہا ہے زمین کو بہونچال آگیا ہے
لہو فلک سے برس رہا ہے نشان ہیں قہر کبریا کے

جو آپ کا سجدہ ہوا ہے بلا میں سب کنبہ مبتلا ہے
دراز دست جفا کیا ہے ستم شعاروں نے وقت پا کے

تمہارے سکینہ بغیر بابا نہ نیند آتی تھی مجھکو شاہا
سکینہ کس طرح سوئے تنہا بچھونے پر ریگ کربلا کے

عجب بلا ہے عجب محن ہے یہ جور گردوں پہ تن ہے
ہر ایک بیدرد خندہ زن ہے ستم زدوں کو رلا رلا کے

نبی کے دلبر علی کے جانی کٹے ہیں نرغہ میں ستم کے
ہوئی ہے دشوار زندگانی کہ سر پہ سامان ہیں قضا کے

تمہارے دلبند سوئیں کیونکر رسن گلوگیر ہے سراسر
جو رونا ہم چاہتے ہیں ہم پھر تو تازیانے ہیں اشقیا کے

نظر کرو حال پر ہمارے عیاں ہیں آثار حشر سارے
طمانچے شمر لعین نے مارے ہیں سوجے رخسار بیخطا کے

رسن میں باندھے ہوئے ہیں دشمن کسی کا بازو کسی کی گردن
پڑا ہے ہیہات طوق آہن گلے میں بیمار بے دوا کے

حرم ہیں بے بس تمہارے بابا کدھر نکل کے گئے ہیں والا
غضب کے آفت کے مرحلے ہیں اس سن میں مظلوم گھر گئے ہیں

نہیں ہے امن وامان کا رستہ پھنسے ہیں ہم ہاتھ میں اشقیا کے
عدو سوئے شام لیکے چلے ہیں تمہیں حوالے کیا خدا کے

بہ جوش کی عرض وسد دم ہی بلاؤ جلدی لبوں پہ دم ہے
ہر ایک دم خنجر دو دم ہے فراق میں طوس و کربلا کے

نوحہ

۱۵

کہتی تھی تڑپ کر لاش پہ ماں
کیا پیاس سے ہے ہونٹوں پہ زباں
اے لال نبی کے جانی کے
خاموش ہو کیوں اب جان جہاں
پانی کے لئے تھے رن کو گئے
سیراب ہوا یا تشنہ دہاں
جھولے میں تجھے نیند آتی تھی
کیوں جلتا ہے تری اب ریگ رواں
اے پیاس کے مارے گود میں آ
بے چین ہے دل بیتاب ہے جاں
اب گھٹنیوں چلتے بھی نہیں تم
اس وجہ سے ہے مادر حیراں

۱۲

مرے بھولے بھالے اصغر جاں
مرے بھولے بھالے اصغر جاں
کرتے تھے اشارے پانی کے
مرے بھولے بھالے اصغر جاں
بے شیر مرے میرے پیارے
مرے بھولے بھالے اصغر جاں
دن رات یہ دائی جھلاتی تھی
مرے بھولے بھالے اصغر جاں
اب کر کے اشارے گود میں آ
مرے بھولے بھالے اصغر جاں
بن دودھ مچلتے بھی نہیں تم
مرے بھولے بھالے اصغر جاں

لکھوی

گودی کے ابھی تم پالے تھے
پیارے چھہ مہینے والے تھے

کیا تم کو ندی اعدا نے امان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

ہے رنگ بھرا کرتے مین ترے
یہ خون تو نہین اے لال مرے

کیا حلق یہ کھایا ہی پیکان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

اب لال یہ گورے گال بھی ہین
او الجھے یہ جھنڈولے بال بھی ہین

ملتا نہین کچھہ سرخی کا نشان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

کرتے کے لہو کی وجہ کھلی
زخمی ہے سراپا جان مری

گودی مین لئے تھے شاہ زمان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

ہوتا ہی مرا دل صد پارہ
تر خون سے شلوکا ہی سارا

کرتے یہ بدل دو مان قربان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

اب جوشش کو تم خوشحال کرو
انعام سے مالا مال کرو

میرے چھہ مہینے کے نادان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

١٦ نوحہ ١٥

کہتی تھی مادر آنسو بہا کر
ایوا اے اصغر ایوا اے اصغر

گردن چھدا ئے پیکان سے دلبر
ایوا اے اصغر ایوا اے اصغر

پیکان لگا ہی کیسا یہ کاری
رنگین ہی چہرہ تم پر مین واری

نازک گلے سے ہی خون جاری
ایوا اے اصغر ایوا اے اصغر

صورت مٹائی اعدا نے دلبر
تھا تو جہان مین ہمشکل حیدر
جانی مین کیونکر پھر تجھکو پاؤن
اس بھولے منہہ کے قربان جاؤن
جیتی رہی یہہ افسوس دائی
بدلے تمھارے موت نہ آئی
اے لال خون سے سرخ ہی سینہ
کیسا غضب کا تھا یہہ مہینہ
کرتے نہین کیون پیارے اشارے
دائی تمھاری صدقے تمھارے
گودی کو میری تم نے بھلایا
تمکو زمین کا جھولا خوش آیا
زلفون کی خوشبو پیارے سنگھاؤ
دائی سے روٹھی اوٹھکر مناؤ
بولو خدا را تم پہ مین واری
تربت بناؤن کیسی تمھاری
صغرا بہن کی ہے یادواری
اب تک کھلی ہین آنکھین تمھاری

سمجھے نہ تجھکو جان پیمبر
ایوائے اصغر ایوائے اصغر
تا زندگی اب غم تیر کھاؤن
ایوائے اصغر ایوائے اصغر
تم خون مین ڈوبے پیکان کھائی
اے وائے اصغر ایوائے اصغر
ڈوبا لہو مین میرا سفینہ
ایوائے اصغر ایوائے اصغر
ہونٹون پہ دم ہی رقت کے مارے
ایوائے اصغر ایوائے اصغر
آرام دم بھر تم نے نپایا
اے وائے اصغر ایوائے اصغر
کرکے اشارے مجھکو بلاؤ
ایوائے اصغر ایوائے اصغر
ظلم و ستم ہی اعدا کا جاری
ایوائے اصغر ایوائے اصغر
چہرے سے ظاہر ہی بیقراری
ایوائے اصغر ایوائے اصغر

ٹکڑے جگر ہو جان پہ بنی ہے
میت پہ تیری سینہ زنی ہے
بھرتی ہوں آہیں لاشہ پہ تیرے
آتش لگی ہے سینے میں میرے
روتی ہو دائی کب سے بلک کر
بے چین ہوں میں آؤ ہمک کر
کیا ہو بیاں اب اے جوشش مضطر
امّ رباب آہ کہتی ہے رو کر

پیارے غضب کی اب جان کنی ہے
ایوائے اصغر ایوائے اصغر
درد و الم ہو دکھیا کو گھیرے
ایوائے اصغر ایوائے اصغر
کھوتی ہوں جان اب سر کو پٹک کر
ایوائے اصغر ایوائے اصغر
صدمہ غضب ہو دل پر جگر پر
ایوائے اصغر ایوائے اصغر

۱۷		نوحہ		۱۳

کرتی تھیں بیاں لاش پہ یہ زینب مغموم
اے سید مظلوم
دو بھائی تھے دنیا میں سلامت مرے یا شاہ
کیا کیجئے اب آہ
اک جان کے خواہاں تھے ہزاروں ستم ایجاد
فریاد ہے فریاد
راحت تھی فقط آپ کے جینے سے برادر
اب کیا کرے خواہر

جلّادوں نے کس پیاس میں کاٹا ترا حلقوم
اے سید مظلوم
تم ہوگئے مقتول حسن ہوگئے مسموم
اے سید مظلوم
گھیرے تھا تمھیں لشکر شام و عرب و روم
اے سید مظلوم
گر چین ہے مفقود تو آرام ہو معدوم
اے سید مظلوم

الکدم کی جدائی بھی نہوتی تھی گوارا
کیا کیجئے چارہ
کچھ پھل نہ ملا پرورش شکل نبیؐ کا
اے وائے دریغا
بچے کو بھی چھوڑا نہ ستمگارون نے حاشا
واحسرت و دردا
اب ہم سے خوشی دور خوشی سے ہوے ہم دور
اے سرور جمہور
کس کو پے امداد بلاؤن سر والا
ہے وقت غضب کا
اوٹھو پے امداد اوٹھو جلد برادر
از بہر پیمبر
سادات کو اک رسی مین باندھے ہین ستمگار
کیا کیجئے اظہار
تم قاضی حاجات جہان ہو شہ عالم
اے سرور اکرم
مختار شفاخانۂ شافی حقیقی
ہے ذات تمھاری

اب ہوگئی تا حشر ملاقات سے محروم
اے سید مظلوم
یکھ بخت مرا میرا مقدر ہوا مقسوم
اے سید مظلوم
پیکان سے ہوا خون مین ترا اصغر معصوم
اے سید مظلوم
تا زیست ہوا آپکا غم لازم و ملزوم
اے سید مظلوم
اب لاشون کی پامالی کی ہے چار طرف دھوم
اے سید مظلوم
ہے مستعد غارت خیمہ سپہ شوم
اے سید مظلوم
ظلم و ستم شمر لعین و عمر شوم
اے سید مظلوم
مین جوش کے سب مقصد دل آپکو معلوم
اے سید مظلوم
کردو مرض ضیق کو اب جوش کے معدوم
اے سید مظلوم

۱۸		نوحہ		۱۵

کرتی تھیں بیان لاشۂ سرور پہ سکینہ
یا شاہِ مدینہ
کس پیاس کی شدت میں دیا صدمۂ جانکاہ
سر کاٹ لیا آہ
پتھر کا مگر شمر ستمگار کا دل تھا
کس ظلم سے توڑا
کیا قہر ہے ظالم کو ذرا پاس نہ آیا
زانو سے دبایا
جمال کی میں دست درازی کو کہوں کیا
واحسرت و دردا
مرقد سے نکالا جو ستمگار نے ہیہات
کیسا تھا وہ بدذات
گردش ہی میں رکھتا ہی ہمیں یہ سحر و شام
اکدم نہیں آرام
بیڑے کو مرے بہر خدا پار لگاؤ
آفت سے بچاؤ

اب آپ کہاں ہائے کہاں آپکا سینہ
یا شاہِ مدینہ
کیا شمر ستمگار کو تھا آپ سے کینہ
یا شاہِ مدینہ
تم تھے بخدا مہر نبوت کا نگینہ
یا شاہِ مدینہ
تھا مخزن اسرار خدا آپکا سینہ
یا شاہ مدینہ
انگلی کو قلم کر دیا از بہر نگینہ
یا شاہِ مدینہ
سمجھا تھا مگر لاشۂ اصغر کو دفینہ
یا شاہِ مدینہ
کیا در پے آزار ہے یہ چرخ کمینہ
یا شاہ مدینہ
گرداب میں ہے آل محمد کا سفینہ
یا شاہ مدینہ

اب سوئیگی کس طرح سے یہ کشتۂ ماتم	جب سو گئی تھی جسم مبارک کا پسینہ
نیند آئی تھی او سادم	یا شاہ مدینہ
کیون ناریون نے آگ لگائی کیا غارت	خیمے مین ہمارے تو نہ تھا کوئی خزینہ
کیسی تھی شرارت	یا شاہ مدینہ
کیا سوتے ہو آرام سے جلدی ہی اُٹھو	کوئی منظر آتا نہین بچنے کا قرینہ
بیٹی کی خبر لو	یا شاہ مدینہ
اب آپ اگر کچھ بھی زبان سے نہ کہوگے	سر پیٹ کے دیدیگی ابھی جان یہ حزینہ
خاموش رہوگے	یا شاہ مدینہ
ہمچشمون کو منہ ہم نے مین دکھلاؤنگی کیونکر	کسطرح بھلا جاؤنگی اب سوی مدینہ
تم تو ہوئے بے سر	یا شاہ مدینہ
اب قید کی آفت ہے یتیمی کی بلا ہے	مرجائیگی گھٹ گھٹ کے دم آخر کو سکینہ
رسّی مین گلا ہے	یا شاہ مدینہ
ہو طالب فردوس برین جوش دل افگار	گر روضۂ انور کا ملے قبر کو زینہ
واللہ نہ زنہار	یا شاہ مدینہ

۱۹		نوحہ		۲۵

روکے کہتے تھے سجاد دیر غم	طوق گردن مین میری نڈالو
غش پہ غش مجھکو آتے ہین پیہم	طوق گردن مین میری نڈالو

ماہِ تابان خیر الورا ہون | مہرِ رخشان مشکل کشا ہون
ہالۂ رنج و غم مین گہرا ہون | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

استخوان میرے جلتے ہین تب سے | غیر حالت ہے رنج و تعب سے
خوف کیجو خدا کے غضب سے | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

داغِ دل کی یہہ تابندگی ہے | مہر تابان کو شرمندگی ہے
تلخ تر مجھکو اب زندگی ہے | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

باپ میرا اوٹھا ہے جہان سے | چین ہے اب نہ آہ و فغان سے
اب نکلتے ہین شعلے زبان سے | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

حلق بابا کا میرے کٹا ہے | دیکھ لیجو گریبان پھٹا ہے
دم مرا درد و غم سے گھٹا ہے | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

پاؤنمین دُہری بیڑی پڑی ہے | دیکھو ہاتون مین بھی ہتکڑی ہے
سخت ہے راہ منزل کڑی ہے | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

دیکھو پاؤن پہ میرے ورم ہے | شدت تپ سے ہونٹون پہ دم ہے
دم ہر اک مجھکو تیغ دو دم ہے | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

کنج دنیا مجھے اک قفس ہے | اک برس مجھکو ہر اک نفس ہے
ناتوانی کی زنجیر بس ہے | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

باغِ عالم مجھے خار و خس ہے — کوئی میرا نہین دادرس ہے
موت کی دل کو میرے ہوس ہے — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

نشترِ غم لگا دل پہ کاری — کرب ہے درد ہے بیقراری
ہو گیا جان کو جسم بھاری — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

جان سوزِ درون سے ہے جلتی — تیغ دل پر جگر پر ہے چلتی
سانس رُک رُک کے اب ہے نکلتی — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

ظالمو کیا یہ کرتے ہو بیداد — کیسی آفت ہے کیسی یہ افتاد
مین کرون گا پیمبرؐ سے فریاد — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

یارو کیسی ہے یہ بیحیائی — کیا تمھارے دلون مین سمائی
دے رہا ہون نبیؐ کی دوہائی — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

مین تو مجرم کسی کا نہین ہون — طالبِ حق ہون ہادیِ دین ہون
ظالمو مین امامِ مبین ہون — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

ظالمو خسروِ بحر و بر ہون — خلق مین مالکِ خشک و تر ہون
قاسمِ رزق کا مین پسر ہون — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

عرشِ حق کے ہین ہم گوشوارے — برجِ عزّ و شرف کے ستارے
سب پہ روشن ہین رتبے ہمارے — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

یارو آفاق مین ہون یگانہ　　نقدِ عرفان کا دل ہو خزانہ
عرش حق اپنا ہے آستانہ　　طوق گردن مین میری نہ ڈالو

سمجھے وہ جو کہ عالی نظر ہے　　قرب یزدان ہمین کسقدر ہے
لامکان پر ہمارا گذر ہے　　طوق گردن مین میری ڈالو

دیکھو قدرت ہمین کسقدر ہے　　دہیان یارو تمھارا کدہر ہے
زیرِ فرمان قضا و قدر ہے　　طوق گردن مین میری نہ ڈالو

منزلت سے مری تم ہو غافل　　ہین بہت اپنے عالی منازل
شان مین اپنی قرآن ہے نازل　　طوق گردن مین میری نہ ڈالو

جانتے ہو خدا کو بھی عادل　　گرمی حشر سے کیون ہو غافل
ہم لواے نبیؐ کے ہین حامل　　طوق گردن مین میری نہ ڈالو

ہمین کرتے ہین معجز نمائی　　ہمین کرتے ہین مشکل کشائی
قائل اپنی ہے ساری خدائی　　طوق گردن مین میری نہ ڈالو

یارو ہون قاسمِ نار و جنّت　　یہ سبب ہے جو کرتا ہون منّت
ہے فقط تم سے اتمامِ حجّت　　طوق گردن مین میری نہ ڈالو

جوش کیا لکھے ظالم کی بیداد　　کچھ نہ سنتا تھا بیکس کی فریاد
رو کے کہتے تھے ہر چند سجّاد　　طوق گردن مین میری نہ ڈالو

۴۰		نوحہ		۹

برخیز و بکن ماتم شاہِ شہدا ہائے
این درد و غمِ کیست کہ در گلشن جنت
یاران یکدمی چمن افتاد گزارش
در بر بکنم رخت عزا چون بغم شاہ
پیکان چو بخورد اصغرِ گلرو بجنان شد
آمدم کہ بیفتاد شہِ دین زسر زین
بر خاک طپانست ز فرط عطش و زخم
بر نیزہ سرش بود روان روی بقبلہ

برخیز و بزن چاک گریبان قبا ہائے
صد چاک شدہ پیرہن شیر خدا ہائے
آید ز صبا نکہتِ خونِ شہدا ہائے
پوشید سیہ کعبہ و افلاک قبا ہائے
نایافتہ در باغ جہان نشو و نما ہائے
بر روی زمین چرخ فتادی نہ چرا ہائے
فرزند جگر بند رسولِ دوسرا ہائے
شبیر بود قبلۂ ہر اہل بلا ہائے

اے جوش بیاد تنِ صد پارۂ شبیر
از چشم تو خون ریز و بدر جیب قبا ہائے

۴۱		نوحہ		۱۲

کہتے با قرتھے باسوز قلبی کربلا معلّٰی کے قیدی
راکع و ساجد و فخر عباد جان زہد عبادات سجاد
کیا ہی جانکاہ تھا باپ کا غم جز غم و درد گذرا نہ دم
پاؤں میں کانٹے ایسے چبھے تھے سرخ جنگل کے تختے ہوئے تھے
حوصلہ آپکا تھا جو دیکھا تھا جو ابن الزنا تخت آرا

لُتّم شقی نے دیا جان بھی لی کربلا معلّٰی کے قیدی
زینت عابدین شاہِ عالی کربلا معلّٰی کے قیدی
تھی چہل سال تک آہ و زاری کربلا معلّٰی کے قیدی
رنگ لائی تھی محشر کا جھدی کربلا معلّٰی کے قیدی
شہ کا سر اور طشت یزیدی کربلا معلّٰی کے قیدی

شاہ

شاہِ معراج کے جان اور دل طوق بیڑی کے تھے آج ان
کیا غضب کی اسیری تھی ہا ہا طوق بیڑی کو کس نے پہنایا
ظلم کس پر ہوا یہ جہان مین زخم بیڑی کے تھے استخوان مین
چھوٹی طاعت نہ دادا کا ماتم اے عزادار سلطان عالم
کھایا کلمہ نہ تا عمر بابا قتل شبیر کا یاد آیا
کھانا پانی جو آتا تھا آگے ظرف بھر جاتے تھے آنسوؤن سے

تھا لقب سار بان حرم بھی کربلا معلّی کے قیدی
تب بدن مین قدم پر ورم بھی کربلا معلّی کے قیدی
ہائے تھے زخم تا زیست باقی کربلا معلّی کے قیدی
تھی رکوعون مین سجدون مین زاری کربلا معلّی کے قیدی
دُنبے کے ذبح پر جب نظر کی کربلا معلّی کے قیدی
آپ کے رونے کی کوئی حد تھی کربلا معلّی کے قیدی

جوشؔ کی عرض ہر کل کے ہادی دھوم سے بندہ زادے کی شادی
جلد عسرت سے دیجے رہائی کربلا معلّی کے قیدی

۲۲		نوحہ		۱۲

تھا بین سکینہ کا یہ با حال پریشان
اے پیارے چچا جان
پیار آپ کا مجھ پیاسی پہ تھا سب سے زیادہ
الفت وہ ہوئی کیا
مشکیزہ لئے آپ یہان سے جو سدھارے
دریا کے کنارے
کیون اس قدر آنے مین ہوئی آپ کے دیری
تقدیر یہ میری

جلد آؤ کہ اس پیاری بھتیجی کی چلی جان
اے پیارے چچا جان
کیون کر لیا یون سخت دل اب سخت ہون حیران
اے پیارے چچا جان
کیا سر و ترائی کی ہوا بھا گئی اس آن
اے پیارے چچا جان
جلد آئیے جلد آئیے مین آپ کے قربان
اے پیارے چچا جان

دروازے پہ عرصے سے کھڑی دیکھتی ہون راہ
پایا نہ نشان آہ
کیا جان سے دور آپ گھرے فوج دغا مین
یا اور بلا مین
کیا روک سکے شیر کو روباہ ہون کا لشکر
مشکل ہے سراسر
کسطرح بھریگا یہہ مرا کوزۂ خالی
اے سیّد عالی
بسیاختہ کہتا ہے یہہ دل قطع ہوئی آس
اُمید ہوئی یاس
آ گئے تھا الم پیاس کا اب آپکا ہے غم
اندھیر ہے عالم
اس تشنہ لبی کا ہو برا آپ کو کھویا
ہر آن ہون جو یا
یہہ عرض خوزادی مری فرماؤ چچا سے
چھوٹون مین بلا سے

کب سے مری آنکھین یہ لگی ہین سوے میدان
اے پیارے چچا جان
آواز دو بھجواتی ہون باباکو اسی آن
اے پیارے چچا جان
ہو فضل خدا آپ اسدِ ضیغم یزدان
اے پیارے چچا جان
بچپن پہ مرے رحم کرے خالق رحمان
اے پیارے چچا جان
پیاس اب نہ بجھے گی نہ بجھے گی کسی عنوان
اے پیارے چچا جان
ہے ہے بنی ہاشم کے قمر کیون ہوئے پنہان
اے پیارے چچا جان
اب مُنہ سے چچی جان کے ہون سخت پشیمان
اے پیارے چچا جان
فرماؤ روان جو تشنہ کے مقصود میں اے جان
اے پیارے چچا جان

بولے شب عاشور یہ سلطان مدینہ
رخصت کرو ہمکو
اک رات ملاقات کی ہے بی بیو آؤ
دل کھول کے مل لو
اس دار مصیبت سے میں ہوتا ہوں روانہ
دشمن ہے زمانہ
یہ رات غنیمت ہے تمھارے لئے واللہ
شبیر ہے ہمراہ
چھٹ جائیگی مظلوم سے سب فوج قلیل آہ
اور سارے ہوا خواہ
قاسم کی دو ساعت کے لئے شادی بھی ہوگی
بربادی بھی ہوگی
کل بازوے عباس ہیں اور خنجر بیداد
ہے قہر کی افتاد
کل اصغر بے شیر ہے اور حرملہ کا تیر
اللہ ری تقدیر

اے زینب و کلثوم و رقیہ و سکینہ
رخصت کرو ہمکو
کل صبح کو ہو جائیگا عالم تہ و بالا
رخصت کرو ہمکو
کل صبح کو ہے شام کی بدلی سہ زہرا
رخصت کرو ہمکو
پھر صبح کہاں تم یہہ کہاں ظلم کا مارا
رخصت کرو ہمکو
ہو جائیگا کل سبط نبی بیکس و تنہا
رخصت کرو ہمکو
پامال بنا راند بنیگی مری کبرا
رخصت کرو ہمکو
ہمشکل پیمبر کا جگر اور ہے نیزہ
رخصت کرو ہمکو
خون او گلے گا ہے چھ مہینے کا بھی بچہ
رخصت کرو ہمکو

بیٹھو مرے زانو پہ مرے سینہ پہ سو لو
جو حال ہے بولو
جی بھر کے ابھی دیکھ لو اس خستہ جگر کو
زہرا کے پسر کو
ہوگا سرِ سبطِ شہِ معراج سنان پر
اے آل پیمبر
اے جوش قیامت تھی غضب خیمہ مین غل تھا
واحسرت و دردا

پاؤگی نہ پھر باپ کو اے پیاری سکینہ
رخصت کرو ہمکو
کل سر ہے مرا خنجر خونریز ہے کھینا
رخصت کرو ہمکو
آئیگا نظر صبح قیامت کا نمونہ
رخصت کرو ہمکو
کہتا تھا یصد درد جو وہ دلبر زہرا
رخصت کرو ہمکو

۲۴		نوحہ		۱۲

کہا زہرا نے لاشہ پر حسین من حسین من
اوٹھائے رنج و غم کیا کیا ہوا دل تیرا صد پارہ
نہ کیون سر پیٹے یہ دکھیا لیا پایا ایک مدت کا
گھر سے تم کیسے خارون مین اکیلے تھے ہزارون مین
نہ سمجھے ہائے اہل شر پدر ہے ساقی کوثر
لگس کا بیٹھنا جس پر تجھے دشوار تھا دلبر
تری تھی خواہگہ پیشانی کا اور مرا سینہ
جہان پر پیار چاہت سے پیمبر نے دئے بوسے

شہید نیزہ و خنجر حسین من حسین من
مرے جانی مرے دلبر حسین من حسین من
ہوا جنگل مین ویران گھر حسین من حسین من
گل گلزار پیمبر حسین من حسین من
کیا پیاسا تجھے بے سر حسین من حسین من
بنا تیر و سنان کا گھر حسین من حسین من
ہے اب تپتی زمین بستر حسین من حسین من
چلایا شمر نے خنجر حسین من حسین من

لعین نے دین سے پھر کر رکھا نیزے پہ سر تیرا
لکھا تھا تم نے نام اپنا شہید کربلا بیٹا
ترے اس نازنین تن پر سوائے نیزہ و خنجر
نسب اپنا بتاتا تھا حسب اپنا جتاتا تھا
قدم زخمی ہے سر زخمی کمر زخمی جگر زخمی
ترا تن خون میں ہے غلطاں اے دلبند میری جان

ہوا برپا نہ کیوں محشر حسین من حسین من
جو آیا خون کا محضر حسین من حسین من
لگاتے تھے عدو پتھر حسین من حسین من
ہوں رہبر دلبر حیدر حسین من حسین من
ہوا مجروح سر تا سر حسین من حسین من
نہ تڑپے کس طرح مادر حسین من حسین من

تمنا جوش رکھتا ہے تامل شاہ دین تا کے
دکھا دو روضۂ انور حسین من حسین من

۲۵		نوحہ		۱۵

زینب نے کہا شادیِ اولاد مبارک
قاسم کو شہا آپ نے داماد بنایا
صد شکر کہ کبرا کا کھلا آج نصیبا
سعدین کا ہے آج قران برج حسن میں
دیتے تھے حرم تہنیتِ شادیِ قاسم
سو ٹکڑے بنا ہوگا بنی ہوئیگی بیوہ
تھا شور ہوا حشر جو فدا نورِ خدا پر
کیا عید ہوئی بنت علی نے یہ سنا جب

یا سبط نبی آپ کو داماد مبارک
لو آج ہوئی روح حسن شاد مبارک
گھر فضل خدا سے ہوا آباد مبارک
یہ کوکبۂ جشن خداداد مبارک
قسمت نے کہا نالہ و فریاد مبارک
تیغ و تبر و نیزۂ جلاد مبارک
لے آج ہوا نار سے آزاد مبارک
زینب تمہیں قربانی اولاد مبارک

قطعہ

جب سبطِ پیمبر کا گلا ظلم سے کاٹا
بیمار ہوا قید تو ہاتف نے پکارا
اعدا نے کہا ہنس کے حسینؑ ابن علیؑ سے
بیجان ہوے خویش و رفقا بھانجے بھائی
تیغ و تبر اور بازوے سقاے سکینہ
قلب و جگر شکلِ نبیؐ نیزۂ خون خوار

سب کہتے تھے باہم ستم ایجاد مبارک
امت کی رہائی تمھیں سجاد مبارک
سب باغ ہوا آپ کا برباد مبارک
پامال ہوا لاشۂ داماد مبارک
اور آپ کا سر خنجرِ فولاد مبارک
اصغر کا گلا ناوک بیداد مبارک

دل شاد ہوا مقصدِ مردہ ہوا ازنن
اے جوشؔ حزین شاہ کی امداد مبارک

۲۶		نوحہ وداع		۱۱

قطعہ

اے گروہِ ماتم و غم الوداع
تعزیے اوٹھتے ہین ٹہتے ہین علم
روئین ہم سر پیٹکر کیونکر نہ آج
اب کہان اہلِ عزا اور ہم کہان
فاطمہ زہرا یہ فرماتی ہین آج
آج سے موقوف ہے آنا مرا
روتے تھے تم میرے بیکس لال کو
جاتی ہون مین تم سے راضی ہو نو

آج ہے ختم محرم الوداع
الوداع اے روتو غم الوداع
ہے وداعِ شاہِ عالم الوداع
اے غم سلطان اکرم الوداع
بزمِ اندوہ و غم و ہم الوداع
اہلِ ماتم مجمعِ غم الوداع
باکمالِ حسرت و غم الوداع
لیکے دُرِّ اشک ماتم الوداع

روۓ بیٹون سے سوا شبیر کو
حق رکھے سرور خورم الوداع

آج اس غم مین خوشی بھولے ہو تم
کل نہ بھولین گے تمھین ہم الوداع

جوش اب کہہ تو بھی سرکو پیٹکر
الوداع اے اہل ماتم الوداع

۲۷		نوحہ		۲۷

اے گروہ عزا الوداع الوداع
ختم ماتم ہوا الوداع الوداع

فصل غم جا چکی باغ شبیر کی
اے بہار بکا الوداع الوداع

اب کہان وہ الم اب کہان اہل غم
بزم شاہ ہدا الوداع الوداع

گزرا ماہ عزا غم وہ آخر ہوا
اربعین بھی گیا الوداع الوداع

مومنو خاک اوڑاو سوگ شہ کا بڑہاو
دفن سرور ہوا الوداع الوداع

گرد قبر حسین ہے بپا شور و شین
کہتے ہین انبیا الوداع الوداع

اکطرف کہہ رہا ہے بدرد و بکا
قدسیون کا پرا الوداع الوداع

کہتے ہین سربسر انس و جن ملکر
اے شہید جفا الوداع الوداع

زینب خستہ دل کہتی ہے متصل
دلبر مصطفیٰ الوداع الوداع

تم پہ کیا کیا الم گذرے شاہ امم
تن سے سر تھا جدا الوداع الوداع

شاہ جن و ملک تن ترا آج تک
بیکفن تھا پڑا الوداع الوداع

سر رہا گشت مین گہ رہا طشت مین
گہ سنان پر رہا الوداع الوداع

شام سے آن کے عابد زار نے
آج مدفون کیا الوداع الوداع

آئی ہوں شام سے چھٹ کے اب آ کے ہم — ابن مشکل کشا الوداع الوداع

ہائے دربار میں بزم میخوار میں یا — ہم رہے بے ردا الوداع الوداع

ہائے بازار شام ہائے بلوائے عام — اور تماشا مرا الوداع الوداع

بھائی صاحب مرے ہائے بارہ گلے — ریسمان جفا الوداع الوداع

ظلم کی رسی سے امان جائے مرے — چھل گیا ہے گلا الوداع الوداع

بیبیوں کا قافلہ بے تمہارے شہا — لو وطن کو چلا الوداع الوداع

روضہ کیونکر بنے ہم تو یاں سے چلے — اے شہ کربلا الوداع الوداع

او ٹھکے کیجے سوار اے مرے پردہ دار — تاج آل عبا الوداع الوداع

ہے دم وارثی روح و جان نبی — کون ہے آسرا الوداع الوداع

بھائی رخصت کرو کچھ تو منہ سے کہو — دم ہے لب پر مرا الوداع الوداع

تب صدا حسین آئی با شور و شین — جاؤ جا حافظ خدا الوداع الوداع

تھی مشیت یہی رب کونین کی — بس ہمارا ہے کیا الوداع الوداع

تم کہیں ہم کہیں ہو گئیں اندوہگین — بخت میں تھا لکھا الوداع الوداع

جوش اک حشر تھا قتلگہ میں بپا — جب حرم نے کہا الوداع الوداع

۲۸ — نوحہ — ۱۴

قصر ہے ظلم و ستم غرہ صفر کا ہے آج — شام میں آئے حرم غرہ صفر کا ہے آج

شہر ہے آراستہ قصر ہے اک سجا — گویا ہے باغ ارم غرہ صفر کا ہے آج

آئی مرادِ یزیدِ بد جشن مین ہے ہر پلید
آل نبیؐ پر الم غرّہ صفر کا ہے آج

بجنے لگی مین شہنائیان شادیون کا ہے سمان
ہونٹون پہ زینب کا دم غرّہ صفر کا ہے آج

کہتا ہے حاکم جہول ہو سرِ آل رسول
آزردہ ستم دمبدم غرّہ صفر کا ہے آج

حکم مین ہر سو بٹے ہان در ساعات سے
آئین اب اہل حرم غرّہ صفر کا ہے آج

پیٹو سر اہل عزا حشر کا ہے سامنا
بلوے مین ہوین بہم غرّہ صفر کا ہے آج

ہے یہ غضب کا مقام گرد ہے سب فوج شام
بیچ مین اہلِ حرم غرّہ صفر کا ہے آج

کہتے ہین سب زشت خو قیدیو جلدی چلو
اب نہ تھمو اک قدم غرّہ صفر کا ہے آج

مارین گے اب بے خطا تم جو رکو گے ذرا
بوڑیان نیزون کی ہم غرّہ صفر کا ہے آج

شور ہے کفار مین آئے لو دربار مین
خاصۂ رب قدم غرّہ صفر کا ہے آج

تخت کے نیچے دہر از زینتِ طشت طلا
فرقِ امامِ امم غرّہ صفر کا ہے آج

سر کو جو مجرا کیا حال یہ زینب کا تھا
مشکین کسین لب پہ دم غرّہ صفر کا ہے آج

جوش ہے شوریدہ سر عین خدا جلد تر
ایک نگاہِ کرم غرّہ صفر کا ہے آج

۲۹		نوحہ		۱۴

اے مومنو سر پیٹ کے برپا کرو محشر
غرّہ ہے صفر کا

لو شام مین آئے ہین اسیر آلِ پیمبر
غرّہ ہے صفر کا

ہوتے ہین اسیرون کو لئے شہر مین داخل
کفار سیہ دل

دروازۂ ساعات پہ ہے ساعت محشر
غرّہ ہے صفر کا

ہر ایک طرف شام مین ہی آئینہ بندی
نوبت ہی خوشی کی
کہتے ہین گلے مل کے شقی عید مبارک
تائید مبارک
آگے تو ہین نیزون پہ علم سر شہدا کے
خاصان خدا کے
ہنستے ہین عدو کوٹھون پہ یہ شور مچا کے
اونگلی سے دکھا کے
کیا قہر ہے رونے نہین دیتے ہین جفا جو
ناموس نبیؐ کو
پہنچے در حاکم پہ جو وہ ظلم کے مارے
حضّار پکارے
تو تخت پہ میخوار یزید ابن زنا ہے
سامان غنا ہے
ہین کرسیون پہ شام کے اور کوفے کے پُرفتن
اللہ کے دشمن
دربار مین بیبین کے بے پردہ کھڑے ہین
آفت مین پڑے ہین

کیا قیدیون کے داخلہ کی عید ہی گھر گھر
غرّہ ہے صفر کا
صد شکر یزید آج ہے منصور و مظفر
غرّہ ہے صفر کا
اور اہل حرم پیچھے غضب پیٹتے ہین سر
غرّہ ہے صفر کا
یہ آل پیمبر ہین یہ ذریت حیدر
غرّہ ہے صفر کا
فریاد پہ نیزے ہین تو دُرّے ہین فغان پر
غرّہ ہے صفر کا
لو آئے گنہگار یزید آل پیمبر
غرّہ ہے صفر کا
ہے طشت طلا مین سر فرزند پیمبر
غرّہ ہے صفر کا
استادہ ہین رستی مین بندہی آل پیمبر
غرّہ ہے صفر کا
یاد آتا ہے شبیر کا دربار سراسر
غرّہ ہے صفر کا

کیا شرح کریں حال امام ابن امام آہ
دل ٹکڑے ہے واللہ
جلتا ہے جگر گردش افلاک سے اسلام
اے صاحب ماتم
از بہر اسیری مہ برج امامت
اے مہر رسالت

ہیں سامنے حاکم کے جھکا طوق سے ہے سر
غرہ ہے صفر کا
نا ری کی چھڑی نور خدا کے لب ابو
غرہ ہے صفر کا
چمکا دو ابھی جوشش کی تقدیر کا اختر
غرہ ہے صفر کا

۳۵		نوحہ	۱۲

اے مومنو رو رو کے اوٹھاؤ بہ تمنا
سرور کا جنازہ
تعظیم سے تکریم سے آنکھوں سے لگاؤ
اور اشک بہاؤ
پایہ ہے بلند اس کا بڑی قدر ہے اس کی
ہے تم سے وہ مخفی
سرپیٹ کے اخلاص دلی شیعو دکھاؤ
ہر ایک نبی کو
ہیں ساتھ نبی اور علی چاک گریبان
شبر ہیں پریشان

چالیسویں تک ہائے کسی نے نہ اوٹھایا
سرور کا جنازہ
واللہ کہ ہے غیرت تابوت سکینہ
سرور کا جنازہ
کاندہوں پہ لئے ہیں ملک عالم بالا
سرور کا جنازہ
تھامے ہوے ہیں آدم و نوح و ذکریا
سرور کا جنازہ
حوروں کے ہیں ہمراہ اوٹھائے ہوے زہرا
سرور کا جنازہ

سر پیٹ کے با دیدۂ تر کہتی ہین زہرا
جہلم تلک افسوس کسی نے نہ اوٹھایا

واحسرت و دردا
سرور کا جنازہ

حق رکھے انھین خرم و مسرور جہان مین
جہلم کو اوٹھاتے ہین عزادار ہمیشہ

اور باغ جنان مین
سرور کا جنازہ

تلوارون سے صد پارہ ہو سب لاشۂ اطہر
کیونکر نہ کرے چاک جگر اہل عزا کا

تر خون سے سراسر
سرور کا جنازہ

وہ سینہ زنی کیجئے اے شیعۂ خوش خو
گردون سے صدا آئے کہ کس دھوم سے اوٹھا

لرزہ ہو زمین کو
سرور کا جنازہ

اب رو و لہو اہل عزا خاک اوڑاؤ
ہے تین شب و روز کے پیاسے کا جنازہ

فریاد مچاؤ
سرور کا جنازہ

صف باندھ کے یون جوش سے ماتم کرو برپا
ہے لاشۂ مجروح جگر بند نبی کا

زخمی تو ہو سینہ
سرور کا جنازہ

افغان سے کرو حشر بپا وقت بکا ہے
اے جوش دل افگار و حزین آج ہی اوٹھا

آخر یہ عزا ہے
سرور کا جنازہ

رباعی

گو رشک قمر تھا شہ دلگیر کا رنگ
گرمی سے شفق تھا رخ شبیر کا رنگ
یہ پیاس سے تھا سینہ مین حال دل شہ
جھولے مین جو تھا اصغر بے شیر کا رنگ

قطعهٔ تاریخ طبع اکسیر غم از نتائج افکار ابکار قرهٔ باصرهٔ فصاحت مردم دیدهٔ بلاغت منظور نظر خامس آل عبا حضرت سید الشهدا مظلوم کربلا شفیع روز جزا آن بان شواهد مضامین عالی ملتقی - و لمحه بلجهٔ معارج غوامض و معانی مرتقی اعنی جناب مولوی آقا میرزا محمد تقی صانه الله عن عین الکمال حواسد الغبی و الغوی تلمیذ با ارادت مرحوم و مغفور فردوس مکان طوبی آشیان نخبة الفاضلین قدوة العارفین ادیب الادبا سلطان العلما ادیب الدوله سناد الملک جناب مستطاب مستغنی عن الالقاب آقا سید علیخان شوشتری اعلی الله مقامه الشریف

نوحجات میر جوشِ جعفری	دارد از صدق و ولا تاثیر غم
چون مصنف است در رثای اہلبیت	میزند ہر شعر بر دل تیر غم
شعر درد آمیزش اہل بزم را	میکند در بند از زنجیر غم
در دبیتی مین نظم غم فزایش	میکند با سامعین تقریر غم
شاعرش را انشا و دارد کردگار	تا که باشد حشر مین تعبیر غم
نوحه فقش را نماید حرز جان	ہر که داند چون تقی توقیر غم

بہر تاریخ اخلاص او کامل عیار

سال طبعش زد زبان شده اکسیر غم

١٣٠١ ھ

سمعه هر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

من بکی علی الحسین او بکی او تباکی وجبت لہ الجنۃ

نوحجات مقبول زمان محتشم ہندوستان افصح الفصحا و ابلغ البلغا ادیب الفضلا

مولنا میر غلام علی صاحب قبلہ جعفری الموسوی المتخلص بہ جوشؔ دامت فیوضاتہٗ و زاد برکاتہ

موسوم باسم تاریخی

حصہ اول

اکسیر غم

سنہ ۱۳۳۱

حسب فرمائش عالیجناب آقا میر محمد علی صاحب جعفری دار الشفاء عبادتخانہ

ہدیہ

اکسیر غم حصہ اول کاغذ اعلیٰ ۴ر کاغذ اوسط ۸ر
" دوم " " ۶ر " " ۵ر
وظیفہ جوشؔ ۔ کاغذ اعلیٰ ۳ر اوسط ۲ر

مطبوعہ مطبع اختر دکن واقع افضل گنج حیدرآباد

فہرست نوحہجات حصۂ اوّل اکسیر غم

نمبر نوحہ	نمبر صفحہ	تعداد اشعار	مصرع اوّل مطلع نوحہ
۱	۲	۱۵	لو آج نظر آیا ہلال غم سرور آیا ہی محرم
۲	۳	۱۲	کیونکر بنی آدم نہ ہین رنج والم مین اس عشرۂ غم مین
۳	۴	۱۳	غم شہنشاہِ انس وجان ہی برسنے مین ہان کمی نکرنا
۴	۶	۱۲	کہتے تھے یہ مسلم کے جگر بیکیس ومحزون اے حارث ملعون
۵	۷	۱۱	مسلم کے پسر کہتے تھے باحالت تغیر اے نایب شبیر
۶	۹	۱۲	لاشہ پہ قیامت یہ بپا کرتی تھی کبرا میرے نئے دولہا
۷	۱۰	۱۵	کہتی تھی یہ میدان مین دولھن خاک اوڑا کر اے قاسم ناشاد
۸	۱۲	۲۵	لاش نوشہ پہ مان کی بکا ہے خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
۹	۱۵	۹	اہل حرم مین تھا شیون واویلا کیا ہی لٹا شادی کا حسین واویلا
۱۰	۱۶	۱۳	لاش علی اکبر پہ یہ لیلا کی تھی افغان اے میرے پیارے ارمان
۱۱	۱۷	۱۲	رو کے کہتی وطن مین تھی صغرا آؤ بابا مرے آؤ بابا
۱۲	۱۹	۱۱	شہ کہتے تھے گو رنج ومصیبت مین پھنسا ہون اے قوم ستمگر
۱۳	۲۰	۹	مومنو کہو پیٹ کے سر واویلا صد واویلا

۱۴	۲۱	۱۴	سکینہ کہتی تھی لاش شہ پر تڑپ کے آنسو بہا بہا کے
۱۵	۲۲	۱۲	کہتی تھی تڑپ کر لاش پہ ماں مرجھو گئے ہائے اصغر جان
۱۶	۲۳	۱۵	کہتی تھی مادر آنسو بہا کر الوداع اصغر اے وائے اصغر
۱۷	۲۵	۱۳	کرتی تھیں بیان لاش پہ یہ زینب مغموم اے سید مظلوم
۱۸	۲۷	۱۵	کرتی تھیں بیان لاشۂ سرور پہ سکینہ یا شاہ مدینہ
۱۹	۲۸	۲۵	رو کے کہتے تھے سجاد پر غم طوق گردن میری آہ
۳۰	۳۲	۹	برخیز و بکن ماتم شاہ شہدا ہائے
۳۱	،،	۱۲	کہتے باقر تھے با سوز قلبی کربلا سے معلی کو دیدی
۳۲	۳۳	۱۲	تھا بین سکینہ کا یہ باحال پریشان اے پیارے چچا جان
۳۳	۳۵	۱۲	بولے شب عاشور یہ سلطان مدینہ رخصت کرو ہم کو
۳۴	۳۶	۱۲	کہا زہرا نے لاشہ پر حسین من حسین من
۳۵	۳۷	۱۵	زینب نے کہا شادی اولاد مبارک
۳۶	۳۸	۱۱	اے گروہ ماتم و غم الوداع
۳۷	۳۹	۲۷	اے گروہ عزا الوداع الوداع
۳۸	۴۰	۱۴	قہر ہے ظلم و ستم شہرہ صغر کا ہے آج
۳۹	۴۱	۱۴	اے مومنو بیت کے سر پا کرو محشر
۳۰	۴۳	۱۶	اے مومنو رو رو کے اوٹھاؤ یہ تعزیہ سرور کا جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربّ یسّر وتمّم	۱	نوحہ	۱۵	بالخیر والسعادہ

لو آج نظر آیا ہلال غم سرور
آیا ہے محرّم
ہے عالم بالا کا تو رنگ آج دگرگون
روتی ہے شفق خون
دیکھو نظر غور سے رعشہ ہے زمین کو
اے شیعۂ خوش خو
ہے تحت کو اور فوق کو اور چار طرف کو
دردسّہ خوش خو
اس ماتم جانکاہ مین دریا کو بھی ہے جوش
ہین مچھلیان بیہوش

لو درد و مصیبت کا چلا قلب پہ خنجر
آیا ہے محرّم
آثار قیامت ہین عیان آج زمین پر
آیا ہے محرّم
صدمے سے دل گاو زمین آج ہے مضطر
آیا ہے محرّم
ہین شش جہت اب ماتم شبیر مین ششدر
آیا ہے محرّم
اب خاک اوڑاتا ہے بگولہ بھی سراسر
آیا ہے محرّم

گرگ و فرس و شیر و شغال و بز و روباہ
سب وحش و طیور آہ
اے مومنو جادے سے جگر چاک ہو جنگل
ہر بوٹا ہی بے کل
جنات بھی سر اپنا پٹکتے ہیں بصد غم
چلاتے ہیں ہر دم
بے چین ہیں فردوس میں اب سیدہ فاطمہ زہرا
واحسرت و دردا
ٹکڑے ہی قبا اب حسن سبز قبا کی
بیتابی ہے ایسی
لو ہوتا ہے بیت الشرف صاحب معراج
اب دشت میں تاراج
پامال ستم ہوئیگا اک رات کا دولہا
اے واے دریغا
ہے ہے جگر اکبر گلرو پہ لگے گا
اب نیزہ ستم کا
اب بھوک میں اور پیاس میں [illegible]
[illegible]

ماتم میں ہیں اب فخر سلیمان کے گلہ
آیا ہے محرم
کہسار کو ہے زلزلہ اشجار ہیں ابتر
آیا ہے محرم
غش ماتم سرور سے ملایک کو ہی یکسر
آیا ہے محرم
اندوہ سے اب چاک گریبان ہیں پیمبر
آیا ہے محرم
ہیں سر بسر اب خاک بسر حیدر صفدر
آیا ہے محرم
لٹتا ہے محبو چمن فاطمہ اطہر
آیا ہے محرم
اب شانون کو کٹوائیں گے عباس دلاور
آیا ہے محرم
ہوگی ہدف تیر جفا گردن اصغر
آیا ہے محرم
امت کے لئے دیتے ہیں سر سبط پیمبر
آیا ہے محرم

پہنے ہیں بتول و حسن و صاحب معراج
پوشاک سیہ آج

اے جوش سیہ پوش ہوا ب تو بھی سرآ
آیا ہے محرّم

۱۲	نوحہ	۲

کیونکر بنی آدم نہ ہیں رنج و الم میں
اس عشرۂ غم میں

کیا ہے اثر درد کہ ہے عرش کو رعشہ
کرسی کو ہے لرزہ

ہوتی ہے شفق شام و سحر کو جو نمودار
یہہ وجہ سے اظہار

تارون کے ہیں یہ سوگ کے گھر بارہ برج آہ
واقف ہیں حق آگاہ

اثنا عشری کو تو مبشر ہے یہہ عشرہ
خوشتر ہے یہ عشرہ

کیا عاشق جانباز تھے انصار وفادار
اے شیعہ عزادار

بازو کا ہے غم مدّ نظر حال ہے تغیر
بیچین ہیں شبیر

جن و ملک و حور و پری ہین غم و تم میں
اس عشرۂ غم میں

بیتاب جو ہے لوح تو ان ہر نہ قلم میں
اس عشرۂ غم میں

خون روئے ہیں یہ ہفت فلک دم ہم نہیں دم میں
اس عشرۂ غم میں

سیارے ہیں سب سوگ نشین بیت الم میں
اس عشرۂ غم میں

پہنچائیگا رونا یہہ گلستان ارم میں
اس عشرۂ غم میں

پیاسے دئے سر عشق شہنشاہِ امم میں
اس عشرۂ غم میں

درد اوٹھتا ہے ہر دم کمر شاہِ امم میں
اس عشرۂ غم میں

کچھہ شکل نبیؐ پر نہ ترس آیا کسیکو
کیا شامی تھے بدخو

جو امّ رباب آہ تڑپتی ہے یہہ کہکر
ہے ہے علی اصغر

جنگل سے لے آتے ہین سر لاشۂ نوشاہ
کبرا کو حرم آہ

پابند مرض شاہ عرب عابدؑ دلگیر
پہنے ہین جو زنجیر

گشتہ یہہ زیارت کا ہی اعدا سے بری جوش
اثنا عشری جوش

اکبر کا جگر نیزۂ بیداد و ستم مین
اس عشرۂ غم مین

فریاد و بکا سے ہے بپا حشر حرم مین
اس عشرۂ غم مین

تھراتی ہے سر ایک قدم دم نہین دم مین
اس عشرۂ غم مین

بیتاب ہے حالت نہین بانوی عجم مین
اس عشرۂ غم مین

ہو قبر در شاہ جوانان ارم مین
اس عشرۂ غم مین

۱۲	نوحہ	۳

غم شہنشاہ انس و جان ہے برسنے مین ہان کمی نکرنا
یہہ چشم تر وقت امتحان ہی غضب ہے اب مردمی نکرنا
یہہ بانو چلاتی تھی تڑپ کر نبیؐ کا ہے نونہال اکبر
لعینو زخمی ہرا ہے وا او رہمارا سرو سہی نکرنا
یہہ حال صغرا نے خط مین لکھا تڑپتی ہی ہجر مین یہہ دکھیا

لبون پہ دم آگیا ہے میرا تغافل اب اے اخی نکرنا

یہہ کہتے تھے پادشاہ خوش خواگر ملے آب سرد تمکو

فراموش اے مومنو محبو ہماری تشنہ لبی نکرنا

حدیث صادق ہے آشکارا زبان حق کا یہہ ہے مقولہ

خوشی مین اپنی عزا نکرنا عزا مین اپنی خوشی نکرنا

صغیر کو ہاتون پر بصد غم اوٹھا کے کہتے تھے شاہ عالم

لعینو اک جام آب اسدم دریغ بھر تشنگی نہ کرنا

یہہ بولے عابد سے شاہ والا ہوا ہے اب سامنا بلا کا

جو طوق بیڑی پنھائین اعدا گلہ شکایت کبھی نکرنا

حسین فرماتے تھے اے اعدا تمام کنبہ مرا ہے پیاسا

غضب ہے اولاد مصطفیٰ کا ذرا بھی پاس اُمتی نکرنا

جو آئین زینب دم شہادت تڑپ کے کہنے لگے یہہ حضرت

بہن مین دنیا مین ہون سلامت یہہ حال اپنا ابھی نکرنا

کہا نہ تیغ شاہ دین نے یہہ شمر بیدین و بیحیا سے

سرون سے ذریت نبی کے ردائین دور اے شقی نکرنا

حسین بے سر ہوے جو رن مین حرم کی فریاد تھی یہہ بن مین

خبر لو ہم مین عجب محن مین تامل اب یا علی نہ کرنا

غلام ہے مدتون سے مائل غضب ہے ہجر اے امام بابل

ہے اب زیارت کا جوش سائل کو رد اے سخی نکرنا

٦ ذیحجہ الحرام	۴ نوحہ ۱۲	شہادت حضرت مسلمؑ ×

کہتے تھے بچے مسلمؑ کے جگر بیکس و محزون
اے حارث ملعون

گر رحم لڑکپن پہ یتیمون کا نہ کر خون
اے حارث ملعون

عباسؑ کے ہین بھانجے حیدرؑ کے نواسے
باز آ تو جفا سے

ہے تیرے پیمبرؐ سے بھی رشتہ ہمین مقرون
اے حارث ملعون

جب اہل قرابت کو نبیؐ کے کرے آزاد
اولاد رہے شاد

آباد رکھیگا ترا گھر خالق بیچون
اے حارث ملعون

گھر چھوٹا وطن چھوٹا چھٹے کنبہ سے سارے
بابا گئے مارے

کیا گردشون مین ہم کو رکھے ہی فلک دون
اے حارث ملعون

پاس اس کا نہین آئے ہین مہمان ترے گھر
کر غور ستمگر

زوجہ تری لے آئی ہے باشفقت افزون
اے حارث ملعون

عورت تو کرے رحم و کرم آل نبیؐ پر
ہو مرد ستمگر

زوجہ تری مردانہ تو نامرد ہے مالون
اے حارث ملعون

آئے ترے گھر جرم ہوا بخت سے المشوم
تھا ہمکو نہ معلوم

عترت سے ترے قلب مین ہے کینہ ہی مکنون
اے حارث ملعون

اے بندۂ زر خدمت شبیر میں لیجا
مادر کو بھی دکھلا

دے کر زر و گوہر تجھے لینگے ہمیں مامون
اے حارث ملعون

یا کاٹ کے گیسو ہمیں لے بیچ زبون فال
پائیگا بہت مال

سنجیدہ ہیں باتیں قد و قامت بھی ہیں موزون
اے حارث ملعون

جب ذبح لگا کرنے بڑے بھائی کو جلاد
کہتے تھے یہ ناشاد

اس وقت ہیں پیش نظر خواب کا مضمون
اے حارث ملعون

جلاد نے آخر کو کیا ذبح لب جو
کہتے رہے گل رو

تھرّاتے ہیں اب چھوٹے سے دل چھوڑ دے دونون
اے حارث ملعون

دریا میں بہے جوش بدن اونکے جو بارے
دونوں یہ پکارے

چکھ نار کی لذت جو ہے دینار پہ مفتون
اے حارث ملعون

	۹ ذی الحجہ الحرام	۵	نوحہ	شہادت حضرت مسلم	

مسلم کے پسر کہتے تھے باحالت تغیر
اے نائب شبیر

اعدا میں ہمیں چھوڑ گئے کیا کریں تدبیر
اے نائب شبیر

چالیس ہزار آئے تھے بیعت میں ستمگار
اے ہادی ابرار

جب ابن زیاد آیا تو مرتد ہوئے بے پیر
اے نائب شبیر

لکھ لکھ کے خطوط آہ ہدایت کے تھے طالب
اے سید غالب

کی خوب وفا کوفیوں نے واہ ری تزویر
اے نائب شبیر

وہ بھوک کی اور پیاس کی رستے مین ضعیفی
تھی طرفہ قیامت
بیتابی سے ہمراہی ہوا خلد کو رہگیر
اے نائب شبیر

تابع جو ہوئے تھے وہ بنے دشمن جانی
اے سرور ہانی
لڑنے کو مقابل ہوے سب کوفی بے پیر
اے نائب شبیر

رمان و رطب سیب کا وعدہ جو کیا تھا
واحسرت و دردا
کھلوائے عوض اوس کے سنان و تبر و تیر
اے نائب شبیر

پانی نہ امان ہاے کہین سید بیکس
مجبور تھے از بس
طوعہ کا بھی گھر گھیر لیا کچھ نہ کی تاخیر
اے نائب شبیر

طوعہ جو لے آئی وہان پانی کا پیالہ
اے سید والا
وہ جام ہوا خون کا تھا لاشہ دلگیر
اے نائب شبیر

جب بام پہ لیجا کے کیا آپ کو بیجان
اے عاشق یزدان
خندق مین تن پاک کو پھینکا پے تعزیر
اے نائب شبیر

ان کوفیون کو خوف خدا تھا نہ حیا تھی
تھے آپ تو ہادی
لاش آپکی کیا کوچہ بکوچہ ہوئی تشہیر
اے نائب شبیر

ہے مرثیہ گو حضرت شبیر کا مشہور
جلدی کرو مسرور
دنیا کی بھی عقبیٰ کی بھی دو جوش کو جاگیر
اے نائب شبیر

نوحہ

لاشہ پہ قیامت یہ بپا کرتی تھی کبرا
میرے نئے دولھا
جب ازرق شامی یہ ہوئے آپ تھے غالب
کیا خوش تھی میں صاحب
شادی بھی ہوئی ساتھ ہی بربادی بھی آئی
خالق کی دوہائی
شادی وہ دو ساعت کی ہوئی ساعت محشر
محشر سے فزون تر
تم قتل ہوئے گلشن جنت کو بسانے
شبیرؑ کے یگانے
ہر عضو ہے اب چور بدن خون سے ہے لال
کیا ہوگئے پامال
تھی بیٹھنے کی آہ نہ مہلت بھی گھڑی بھر
اے دلبر شبیرؑ
پروان چڑھے دولھا بنے سہرہ بندھایا
پر راس نہ آیا
تھا تخت عروسی پہ تمھین جنگ کا ارمان
مرنے کا رہا دھیان

رنگین ہوا خون سے ترے بیاہ کا جوڑا
میرے نئے دولھا
پھر ہوگیا کیونکر یہ قیامت کا سمایا
میرے نئے دولھا
کس قہر کا صاحب یہ برس تیرہوان آیا
میرے نئے دولھا
موت آگئی قسمت مرے حصے مین رنڈاپا
میرے نئے دولھا
پھرنا ہے مرے بخت مین اب صحرا بصحرا
میرے نئے دولھا
صاحب مرے کیا قہر ہوا کیا غضب آیا
میرے نئے دولھا
کیا رنگ تھا شادی کا یہ کیا بیاہ کا نقشا
میرے نئے دولھا
اس کا نہ ہو کیون دل پہ مرے صدمہ پہ صدمہ
میرے نئے دولھا
تم سا کوئی غازی نہ جہانین نظر آیا
میرے نئے دولھا

شادی مین کہین دولھا نظر آیا نہ ہے ہے
اور بنڑی کھلے سر
سر پیٹتی لاشہ پہ دو ساعت کی دولھن ہے
کیا قہر محن ہے
ہو جوش کی اولاد برومند جہان مین
صاحب کی امان مین

تابوت کا تختہ نہ بنا تخت بینے کا
میرے نئے دولھا
از بہر خدا ہاتھہ تو اب تھام لو میرا
میرے نئے دولھا
شہزادی کے اور چاند کے سر سے بندھا سہرا
میرے نئے دولھا

نوحہ ۷ ۵

کہتی تھی یہہ میدان مین دولھن خاک اوڑا کر
اے قاسم ناشاد
دن بیاہ کے کیا رنگ مقدر نے دکھایا
واحسرت و دردا
شادی مین نظر آیا یہ کیا رنگ تمھارا
فرماؤ خدا را
صاحب مرے یہہ بیاہ تمھین راس نہ آیا
کیسا ہے سمایا
مانند بگولے کے نہ کیون خاک اوڑاون
مین بیکس و محزون

تم ریت پہ سوتے ہو مرا دل ہے مکدر
اے قاسم ناشاد
تم خون مین غلطان مین تڑپتی ہون زمین پر
اے قاسم ناشاد
پوشاک عروسی کی ہوئی خون مین سب تر
اے قاسم ناشاد
سہرہ تھا بندھا سر سے کہ تم ہو گئے بے سر
اے قاسم ناشاد
برباد ہوا دشت مصیبت مین مرا گھر
اے قاسم ناشاد

بجز رنج مجھے بجھڑنے کے تو آتا تھا نہ آرام
اے میرے گل اندام
صاحب مرے فرماؤ بنائے ہو یہ کیا حال
کیسے ہوے پامال
کسطرح دکھاؤن مین تمھین آگ جگر کی
سینے مین ہے مخفی
یہ آرزو تھی دل مین کہ کچھہ تم سے سنونگی
کچھہ اپنی کہونگی
کچھہ آپکی تقصیر نہین اس مین سر مو
اے قاسم گلرو
نت چوڑیان رکھے کہ بڑہائے یہ دل افگار
اے مالک و مختار
صاحب مرے عسرت کا بھلا حال ہو کیا کہون
یہ وقت ہے پہونچا
اب زیست کی صورت کوئی بیوہ کی نکالو
اے سید خوشخو

کیون تمکو پسند آگیا اب خاک کا بستر
اے قاسم ناشاد
ہے پاؤن کہین ہاتھہ کہین اور کہین سر
اے قاسم ناشاد
رہ جاتے ہین شعلے دل سوزان بھڑک کر
اے قاسم ناشاد
مٹی مین ملے ہاے سب ارمان سراسر
اے قاسم ناشاد
یہہ گردش تقدیر ہے خوبی مقدر
اے قاسم ناشاد
فرماؤ تو کچھہ بہر خدا بہر پیمبر
اے قاسم ناشاد
رنڈسالے کا جوڑا بھی نہین مجھکو میسر
اے قاسم ناشاد
صاحب ہو بغیر آپ کے جینا مرا کیونکر
اے قاسم ناشاد

از بہر خدا مجھکو بھی پاس اپنے بلا لو
آفت سے نکالو

گھر ہو گیا اب میرے لئے گور سے بدتر
اے قاسم ناشاد

اے جوش یہ مضمون قیامت جو سنایا
منہ کو جگر آیا

آخر کو ہوئی غش وہ دل افگار یہہ کہکر
اے قاسم ناشاد

۸	نوحہ	۲۵

لاش نوشہ پہ ماں کی بکا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

کب سے سوتے ہو پیارے بہہ گیا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

کیسی شادی یہہ کی تم نے واری
سب براتی مین مصروف زاری ہیں

گھر عروسی کا ماتم سرا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

روے روشن جو سرخی نما ہے
اور ہی کچھ ہے کہ غازہ لگا ہے

خون ہاتون مین ہے یا حنا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

ہاے دولھا یہہ تقدیر میری
جلد تر کام شادی کا تیری

کیا بنا بھی بگڑ بھی گیا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

فاطمہ کے جگر دل میری جان
ہاے واری چڑھے خوب پروان

پایمال آپ کا تن ہوا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

گذرے پورے برس بھی نہ تیرہ
کم سنی مین ہوا بیاہ تیرا

بیاہ تازہ ہے ماتم بپا ہے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

بھیگین ہے ہے مسین بھی نہ بیٹا
سبزۂ خط ہی سبزہ لحد کا
پھو ناشادی کا ہر پیسر ہین ہے
نہا دو لعاب ہے ننھی دولھن ہے
رسم کے واسطے سب مصر ہین
سمدہنین آپ کی منتظر ہین
سہرہ کھلنے نہ پایا مرے لال
ہے غضب خون سے تم ہو
ہاے اے میرے نوشاہ ناشاد
جلد اوٹھکر کرو دونو آباد
کیا کوئی دکھہ اوٹھائے ہو دولھا
کیا خفا ہوکے آئے ہو دولھا
دم بخود وہان جو غم سے بنی ہے
سمدہنون کی بھی جان پر بنی ہے
سینہ زن ہین براتی بشدت
نیچ رہی ہی مصیبت کی نوبت
خوب مشاطہ نے ہے سنوارا

کیا چمن سبز میرا ہوا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
پر غضب ہے کہ یہہ غم پڑا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
اُٹھو نوشاہ اب دیر کیا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
ہاتھہ مین ہاے کنگنا بندھا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
سو ناشادی کا ہے ہے منڈھا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
سینہ غم سے دولھن کا بھرا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
آپ کا یہان یہہ نقشہ بنا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
ہاے نوشاہ کا غل بپا ہے
خالی حجلہ تمہارا پڑا ہے
چلئے دولھا کہ عرصہ ہوا ہے

ہے دولھن آپکی خلوت آرا
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

پھول کیسے کھلے سہرے تمھارے
قلب ہر ایک مرجھا گیا ہے

سینے ٹکڑے ہیں چلتے ہیں آرے
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

سمدہنون مین ہے غم کا قرینہ
دیکھو واری تقاضا یہ کیا ہے

نیگ وہان مانگتی ہے سکینہؑ
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

کیسی ساعت یہ شادی کی آئی
موت کا ہر گھڑی سامنا ہے

زندگانی پہ آفت ہے لائی
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

کیسی شادی ہوئی ہائے تقدیر
گھر تو شہر خموشان بنا ہے

سب براتی ہیں غم کی تصویر
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

رن سے نوشاہ کو کیا تھی نسبت
یہ نصیبون کا کیسا لکھا ہے

ہائے تقدیر ایوائے قسمت
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

یہان یہ حالت بنی تیری نوشاہ
وان دولھن صرف آہ و بکا ہے

چور سر سے قدم تک ہوا آہ
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

ہائے اے میرے آباد دل
گھر تو اجڑا ہے جنگل بنا ہے

ہوگئی سونی شادی کی محفل
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

غم سے بنڑی کا ہونٹون پہ ہے دم
رانڈ مان کی بھی التجا ہے

دو تسلی اوسے چلکے اس دم
خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

ہائے اے نامرادون کے سردار		ابتو ارمان بھی رو رہا ہے
ہائے ناشادونا کام دلدار		خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے
جوش رن کی زمین کانپتی تھی		ہائے قاسم یہہ کیا ماجرا ہے
کہتی تھی یہہ جو بیوہ حسن کی		خالی حجلہ تمھارا پڑا ہے

۹	نوحہ	۹

اہل حرم مین تھا شیون واویلا کیا ہی لٹا شادی کا چمن واویلا
ہائے غضب دولھا کا کٹا سر رانڈ ہے دوساعت کی دولھن واویلا

لوگو یہہ کیسی شادی ہے واویلا شادی ہے یا بربادی ہے واویلا
سارے براتی بھوکے پیاسے پیاسا دولھا پیاسی دولھن واویلا

ہائے پڑے کس دم پروان واویلا پل مین ہوے دو گھر ویران واویلا
پیاری دولھن ہے پیارا دولھا بنت حسین اور ابن حسن واویلا

خون مین سراسر تر ہے بنا واویلا غم سے بنی کا رخ نیلا واویلا
ایکطرف سورج ہے شفق مین ایکطرف ہے چاند گہن واویلا

رن کی طرف بادرد و بکا واویلا دولھا جو مرنے کو چلا واویلا
شادی کا خلعت شاہ زمان نے چاک کیا تھا مثل کفن واویلا

قتل ہوا کس سن مین بنا واویلا بنڑی ہے کس سن مین بیوا واویلا
قاسم کا ہے عالم طفلی فاطمہ کبرا کا بچپن واویلا

دو نو پہ آفت کیسی پڑی واویلا　　بیٹھے نہ مل کر ایک گھڑی واویلا

دولہا دولھن بیچ غم کے لئے کیا خلق ہوئے خلاق زمن واویلا

قتل جو ہوں شاہِ خوشخو واویلا　　قید کرینگے ہمکو عدو واویلا

ہائے بنی کے ہاتھ مین ظالم کنگنے کی جا باندہین گے رسن واویلا

کانپتے تھے جوش ارض و سما واویلا　　ایک قیامت تھی کبریٰ واویلا

تازہ دولھن کو گھیرے ہوئے کرتے تھے حرم جیدم شیون واویلا

۱۲	نوحہ	۱۰

لاشِ علی اکبر پہ یہ لیلا کی تھی افغان

اے میرے پر ارمان

موقوف محمدؐ کی ہوئی ہائے زیارت

کی تم نے جو رحلت

پورے جو ہوں اٹھارہ برس بیاہ ہو تیرا

تھی دل مین تمنا

اک خلق کو مہمان بلانے کی ہوس تھی

شادی مین تمھاری

حسرت بھرے ارمان بھرے ایسے سدھارے

لاشے پہ تمھارے

تم پیاس مین دو دن کی ہوئے خون مین غلطان

اے میرے پر ارمان

ہم صورت و ہم سیرت پیغمبرؐ ذیشان

اے میرے پر ارمان

میٹھا یہ برس تلخ سراسر ہوا اس آن

اے میرے پر ارمان

صد حیف کہ تم ہو گئے خود موت کے مہمان

اے میرے پر ارمان

فریادی ہے حسرت تو فغان کرتا ہے ارمان

اے میرے پر ارمان

باحال ہم

باحال پریشان بنی آتی ہے حلب سے
کس رنج و تعب سے
دیکھو تو ذرا مادر ناکام کی حالت
اے صاحب غیرت
دی منہ مین انگوٹھی ترے شاہ دوسرا نے
جو پیاس بجھانے
یہ وقت نماز دن کا ہے اے اکبر خوشخو
لو جلد اذان دو
آئی ہون تری لاش پہ بے مقنع و چادر
مجبور ہون دلبر
باندھے لئے جاتے ہین رسن مین ہمین اعدا
نرغہ ہے ستم کا
اے جوش ہوے حشر کے آثار نمایان
افلاک تھے لرزان

کچھ باتین کرو اوٹھ کے ترپتی دو مری جان
اے میرے پر ارمان
ہے بلوے مین کفار کے اب با سر عریان
اے میرے پر ارمان
کس ظلم و ستم سے نکل آئی دو مری جان
اے میرے پر ارمان
اٹھو میرے پیارے مرے فرزند خوش الحان
اے میرے پر ارمان
بیتابی دل نے یہ کیا حال پریشان
اے میرے پر ارمان
لو جاتی ہے مان آپ کا اللہ نگہبان
اے میرے پر ارمان
کہتی تھی بصد درد جو لیلاے پریشان
اے میرے پیار مان

۱۲	نوحہ	۱۱

روکے کہتی وطن مین تھی صغرا
آؤ بابا مرے آؤ بابا

درد فرقت سے مرتی ہے دکھیا
آؤ بابا مرے آؤ بابا

درد و رنج و مصیبت ہے طاری
دیدۂ تر سے ہی خون جاری
بابا جان اب خبر لو ہماری
آؤ بابا مرے آؤ بابا

خار ماتم سے اولجھا ہے دامن
نہ نشیمن ہے بہاتا نہ آنگن
سینہ داغوں سے پر ہے گلشن
آؤ بابا مرے آؤ بابا

روتی ہے پیٹتی ہے حزینہ
دل تڑپتا ہے پھٹتا ہے سینہ
میری خاطر ہے زندان مدینہ
آؤ بابا مرے آؤ بابا

ڈوب جاتا ہے میرا سفینہ
کچھ نہیں زندگی کا قرینہ
لو خبر میری بہر سکینہ
آؤ بابا مرے آؤ بابا

دل دھڑکتا ہے ہر وقت ہر آن
ہے طبیعت نہایت ہراسان
گھر ہے سونا مثال بیابان
آؤ بابا مرے آؤ بابا

اب شبیہ پیمبر کا صدقہ
فرق پر نور اصغر کا صدقہ
آپ کی پیاری دختر کا صدقہ
آؤ بابا مرے آؤ بابا

گھر کو قدموں سے آباد کیجے
غمزدوں کا دل اب شاد کیجے
بند آفت سے آزاد کیجے
آؤ بابا مرے آؤ بابا

تپ سے پہنچا یہ حال تن زار
تاب جنبش نہ یارا گفتار
کوچ کر جائیگی اب یہ بیمار
آؤ بابا مرے آؤ بابا

دم اولٹتا ہے جان پر بنی ہے
درد سینہ ہے خستہ تنی ہے
یاس جینے سے ہے جان بلب کو
ایک دیدار آخر دکھا دو
کیا لکھے آگے جوشِ دل افگار
حالِ صغرا ہے ناکام و ناچار

بابا جان یہہ دم جان کنی ہے
آو بابا مرے آو بابا
اے مسیحاے عالم خبر لو
آو بابا مرے آو بابا
تھا زبان پر یہی ورد ہر بار
آو بابا مرے آو بابا

نوحہ

۱۲

شہ کہتے تھے گو رنج و مصیبت مین پھنسا ہون
اے قوم ستمگر
نانا ہے نبی باپ علی بھائی حسن ہے
مشہور زمن ہے
حرمت تمھین لازم ہے جو کافر بھی ہو مہمان
نانا کا ہے فرمان
حیوان تلک پیتے ہین اے ظلم کے بانی
اس نہر کا پانی
ہر دشمنِ دین سایہ مین ہے چترِ زری کے
کس لطف و خوشی سے

۱۱

پر سید بطحا ہون شہ عقدہ کشا ہون
اے قوم ستمگر
آغوش مین پلین فاطمہ زہرا کی پلا ہون
اے قوم ستمگر
مہمان بھی ہون فرزند رسول دوسرا ہون
اے قوم ستمگر
مین پیاس سے دو روز کی بیتاب ہوا ہون
اے قوم ستمگر
مین زیر سما دھوپ مین بے سایہ کھڑا ہون
اے قوم ستمگر

دلبندون کے ٹکڑے ہوئے تلوار رون سے ہیہات
بھائی کے کٹے ہاتھ

حیران ہون مین کون گنہ پر ہے یہ بیداد
کیسی ہے یہ آفتاد

محتاج سمجھتے ہو مجھے دہیان کدہر ہے
کیا تمکو خبر ہے

کس پر یہ ستم کرتے ہو کچھ ہوش مین آؤ
مین کون ہون سمجھو

کرتا ہون مین اتمام فقط حجت حق کو
مجبور نجا نو

اے جوش لعینون نے نہ کچھ رحم کیا آہ
فرماتے رہے شاہ

سر تابع تقدیر ہون راضی برضا ہون
اے قوم ستمگر

اللہ ہے آگاہ کہ بیجرم و خطا ہون
اے قوم ستمگر

تسنیم سے پانی ابھی منگواؤن جو چاہون
اے قوم ستمگر

کونین کو برہم ابھی کر ڈالون جو چاہون
اے قوم ستمگر

مین حاکم جن و ملک و ارض و سما ہون
اے قوم ستمگر

مین تین شب و روز سے بے آب و غذا ہون
اے قوم ستمگر

نوحہ ۹

مومنو کہو بیٹ کے سر واویلا صد واویلا
ہائے نبی کے لخت جگر واویلا صد واویلا
فاطمہ زہرا کے دلبر واویلا صد واویلا
ہائے شہید تشنہ جگر واویلا صد واویلا

ہائے امام جن و بشر واویلا صد واویلا
ہائے دل و جان حیدر واویلا صد واویلا
قوت بازوی شبر واویلا صد واویلا
ہائے قتیل تیغ و تبر واویلا صد واویلا

دہ ترا

وہ جو ترا نازک تھا گلا بوسہ گہ محبوب خدا — او سپہ چلا ہی ہائے خنجر واویلا صد واویلا

پانی اک قطرہ نہ دیا پیاسا تجھکو ذبح کیا — کیا ہی لعین تھا بدگوہر واویلا صد واویلا

دشت بلا مین کیا ہی ستم تیبہ ہوے ایشاہ امم — کٹ گیا سر اور لٹ گیا گھر واویلا صد واویلا

ہائے غضب کیا حال ہوا لاشہ بھی پامال ہوا — اور چڑھا سر نیزے پر واویلا صد واویلا

جوشن جو سایہ سر سے اٹھا چھین لی بیدینون کا — آل عبا مین برہنہ سر واویلا صد واویلا

١٤ **نوحہ** ١٤

سکینہ کہتی تھی لاش شہ پر تڑپ کے آنسو بہا بہا کے — کیا لعینون نے ہائے بے سر وطن سے بابا تمہین بلا کے

ہے آپکا فیض آشکارا خدا نے افلاک کو سنوارا — زمین پر لاشہ ہے تمہارا ستم ہے بھیجین فوج اشقیا نے

بدن پہ لگتے تھے زخم کاری نہ بیکلی تھی نہ بیقراری — زبان پہ شکر خدا تمہارا جاری یہ معنی تھی صبر اور رضا کے

شہا تمہارا جو خون بہا ہے زمین کو بھونچال آ گیا ہے — ہے فلک سے برس رہا ہے نشان مین قہر کبریا کے

جو آپکا سر جدا ہوا ہے بلا مین سب کنبہ مبتلا ہے — ورا از دست جفا کیا ہے ستم شعارون نے قید کرکے

تمہارے سینہ بغیر بابا نہ نیند آتی تھی مجھکو شاہا — سکینہ کسطرح سوئے تنہا بچھونے پر ریگ کربلا کے

عجب بلا ہے عجب محن ہے کہ جور گردون پر تن ہے — ہر ایک بیدرد خندہ زن ہے ستم زدونکو رلا رلا کے

نبی کے دلبر علی کے جانی کئے ہین نرغہ ستم کے بانی — ہوئی ہے دشوار زندگانی کہ سر یہ سامان ہین قضا کے

تمہارے دلبند سوئین کیونکر رسن گلوگیر ہی سر بسر — جو رونا ہم چاہتے ہین ہم پھر تو تازیانے اشقیا کے

نظر کرو حال پر ہمارے عیان ہین آثار حشر سارے — طمانچے شمر لعین نے مارے ہین سوجے رخسار بیخطا کے

رسن مین باندھے ہوئے ہین دشمن کسی کا بازو کسی کی گردن — پڑا ہے ہیہات طوق آہن گلے مین بیمار بے دوا کے

حرم مین بے بس تمھارے بابا کدہر نکلجائین وہ والا
نہین ہے امن و امان کا رستہ پھنسے ہین ہم ان اشقیا کے

غضب کے آفت کے مرحلے ہین یہ سن مین مظلوموں کے گلے ہین
عدو سوے شام لیچلے ہین تمھین حوالے کیا خدا کے

بہ جوش کی عرض سید ہم سے بلاؤ جلدی لبون پہ دم ہے
ہر ایک دم خنجر دو دم ہے فراق مین طوس و کربلا کے

نوحہ

۱۵

کبہی تھی تڑپ کر لاش پہ مان
کیا پیاس سے ہے ہونٹوں پہ زبان
اے لال نبی کے جانی کے
خاموش ہو کیون اب جان جہان
پانی کے لئے تھے رن کو گئے
سیراب ہوا ب یا تشنہ دہان
جھولے مین تجھے نیند آتی تھی
کیون جلتی ہے تری اب ریگ روان
اے پیاس کے مارے گود مین آ
بے چین ہے دل بیتاب ہے جان
اب گھٹنیون چلتے بھی نہین تم
اس وجہ سے ہے مادر حیران

۱۲

مرے بھولے بھالے اصغر جان
مرے بھولے بھالے اصغر جان
کرتے تھے اشارے پانی کے
مرے بھولے بھالے اصغر جان
بے شیر مرے میرے پیارے
مرے بھولے بھالے اصغر جان
دن رات بہ دائی جھلاتی تھی
مرے بھولے بھالے اصغر جان
اب کر کے اشارے گود مین آ
مرے بھولے بھالے اصغر جان
بن دودھ مچلتے بھی نہین تم
مرے بھولے بھالے اصغر جان

گودی کے ابھی تم پالے تھے
پیارے چھہ مہینے والے تھے
کیا تم کو ندی اعدا نے امان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

ہے رنگ بھرا کرتے مین ترے
یہ خون تو نہین ہے لال مرے
کیا حلق پہ کھایا ہی پیکان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

اب لال یہ گورے گال بھی ہین
او لجھے یہ جھنڈولے بال بھی ہین
ملتا نہین کچھہ سرخی کا نشان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

کرتے کے لہو کی وجہ کھلی
زخمی ہے سراپا جان مری
گودی مین لئے تھے شاہ زمان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

ہوتا ہی مرا دل صد پارہ
تر خون سے شلوکا ہی سارا
کرتہ یہ بدل دو مان قربان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

اب جوش کو تم خوشحال کرو
انعام سے مالا مال کرو
ہیرے چھہ مہینے کے نادان
مرے بھولے بھالے اصغر جان

۱۶ نوحہ ۱۵

کہتی تھی مادر آنسو بہا کر
ایوائے اصغر ایوائے اصغر
گردن چھدائے پیکان سے دلبر
ایوائے اصغر ایوائے اصغر

پیکان لگا ہی کیسا یہہ کاری
رنگین ہی چہرہ تم پہ مین واری
نازک گلے سے ہی خون جاری
ایوائے اصغر ایوائے اصغر

صورت مٹائی اعدا نے دلبر — سمجھے نہ تجھکو جان پیمبر
تھا تو جہان مین ہمشکل حیدر — ایوائے اصغر ایوائے اصغر

جانی مین کیونکر پھر تجھکو پاؤن — تا زندگی اب غم تیرا کھاؤن
اس بھولے منھہ کے قربان جاؤن — ایوائے اصغر ایوائے اصغر

جیتی رہی یہہ افسوس دائی — تم خون مین ڈوبے پیکان کھائی
بدلے تمھارے موت نہ آئی — اے وائے اصغر ایوائے اصغر

اے لال خون سے سرخ ہی سینہ — ڈوبا لہو مین میرا سفینہ
کیسا غضب کا تھا یہ مہینہ — ایوائے اصغر ایوائے اصغر

کرتے نہین کیون پیارے اشارے — ہونٹون پہ دم ہی رقت کے مارے
دائی تمھاری صدقے تمھارے — ایوائے اصغر ایوائے اصغر

گودی کو میری تم نے بھلایا — آرام دم بھر تم نے نپایا
تمکو زمین کا جھولا خوش آیا — اے وائے اصغر ایوائے اصغر

زلفون کی خوشبو پیارے سنگھاؤ — کر کے اشارے مجھکو بلاؤ
دائی سے روٹھے ہو اٹھکر مناؤ — ایوائے اصغر ایوائے اصغر

بولو خدا را تم پہ مین واری — ظلم و ستم ہی اعدا کا جاری
تربت بناؤن کیسی تمھاری — ایوائے اصغر ایوائے اصغر

اصغر بہن کی ہے یادگاری — چہرے سے ظاہر ہی بیقراری
اب تک کھلی ہین آنکھین تمھاری — ایوائے اصغر ایوائے اصغر

ٹکڑے جگر ہی جان پہ بنی ہے
میت پہ تیری سینہ زنی ہے
بھرتی ہوں آہیں لاشہ پہ تیرے
آتش لگی ہی سینے میں میرے
روتی ہی دائی کب سے بلک کر
بے چین ہوں میں آؤ ہمک کر
کیا ہو بیاں اب اے جوش مضطر
اُمّ رباب آہ کہتی ہے روکر

پیارے غضب کی اب جان کھی ہے
ایواے اصغرؑ ایواے اصغرؑ
درد والم ہی دکھیا کو گھیرے
ایواے اصغرؑ ایواے اصغرؑ
کھوتی ہوں جان اب سر کو پٹک کے
ایواے اصغرؑ ایواے اصغرؑ
صدمہ غضب ہی دل پر جگر پر
ایواے اصغرؑ ایواے اصغرؑ

۱۷ نوحہ ۱۳

کرتی تھیں بیاں لاش پہ بھیہ زینبؑ مغموم
اے سیّد مظلوم
دو بھائی تھے دنیا میں سلامت مرے پاشاہ
کیا کیجئے اب آہ
اک جان کے خواہاں تھے ہزاروں ستم ایجاد
فریاد ہے فریاد
راحت تھی فقط آپ کے جینے سے برادر
اب کیا کرے خواہر

جلاد نے کس پیاس میں کاٹا ترا حلقوم
اے سیّد مظلوم
تم ہو گئے مقتول حسنؑ ہو گئے مسموم
اے سیّد مظلوم
گھیرے تھا تمھیں لشکر شام و عرب و روم
اے سیّد مظلوم
گر چین ہے مفقود تو آرام ہی معدوم
اے سیّد مظلوم

الدم کی جدائی بھی نہ ہوتی تھی گوارا
کیا کیجئے چارہ
کچھ پھل نہ ملا پرورش شکل نبیؐ کا
اے وائے دریغا
بچے کو بھی چھوڑا نہ ستمگاروں نے حاشا
واحسرت و دردا
اب ہم سے خوشی دور خوشی سے ہوئے ہم دور
اے سرور جمہور
کس کو پے امداد بلاؤں شہ والا
ہے وقت غضب کا
اوٹھو پے امداد اوٹھو جلد برادر
از بہر پیمبرؐ
سادات کو اک رسی میں باندھے ہیں ستمگار
کیا کیجئے اظہار
تم قاضی حاجات جہان ہو شہ عالم
اے سرور اکرم
مختار شفاخانۂ شافی حقیقی
ہے ذات تمھاری

اب ہوگئی تا حشر ملاقات سے محروم
اے سیدِ مظلوم
کچھ بخت مرا میرا مقدر ہے مقسوم
اے سیدِ مظلوم
پیکان سے ہوا خون میں تر اصغر معصوم
اے سید مظلوم
تا زیست ہوا آپکا غم لازم و ملزوم
اے سید مظلوم
اب لاشوں کی پامالی کی ہر چار طرف دھوم
اے سید مظلوم
ہیں مستعدِ غارت خیمہ سپہ شوم
اے سید مظلوم
ظلم و ستم شمر لعین و عمر شوم
اے سید مظلوم
مین جوشؔ کے سب مقصد دل آپکو معلوم
اے سید مظلوم
کر دو مرض ضیق کو اب جوشؔ کے معدوم
اے سید مظلوم

کرتی تھیں بیان لاشہ سرور پہ سکینہ
یا شاہِ مدینہ
کس پیاس کی شدت میں دیا صدمۂ جانکاہ
سر کاٹ لیا آہ
پتھر کا مگر شمر ستمگار کا دل تھا
کس ظلم سے توڑا
کیا قہر ہے ظالم کو ذرا پاس نہ آیا
زانو سے دبایا
جمّال کی مین دست درازی کو کہوں کیا
وا حسرت و دردا
مرقد سے نکالا جو ستمگار نے ہیہات
کیسا تھا وہ بدذات
گردش ہی مین رکھتا ہے ہمین یہ سحر و شام
اکدم نہین آرام
بیڑے کو مرے بہرِ خدا پار لگاؤ
آفت سے بچاؤ

اب آپ کہاں ہائے کہاں آپکا سینہ
یا شاہِ مدینہ
کیا شمر ستمگار کو تھا آپ سے کینہ
یا شاہِ مدینہ
تم تھے بخدا مہر نبوت کا نگینہ
یا شاہِ مدینہ
تھا مخزن اسرار خدا آپکا سینہ
یا شاہِ مدینہ
انگلی کو قلم کر دیا از بہر نگینہ
یا شاہِ مدینہ
سمجھا تھا مگر لاشۂ اصغر کو دفینہ
یا شاہِ مدینہ
کیا درپئے آزار ہے یہ چرخ کمینہ
یا شاہِ مدینہ
گرداب مین ہے آل محمد کا سفینہ
یا شاہِ مدینہ

اب سوئیگی کس طرح سے یہ کشتۂ ماتم
نیند آئی تھی او سدم
کیون ناریون نے آگ لگائی کیا غارت
کیسی تھی شرارت
کیا سوتے ہو آرام سے جلدی پدر اُٹھو
بیٹی کی خبر لو
اب آپ اگر کچھ بھی زبان سے نہ کہوگے
خاموش رہوگے
کیونکر
میچشمون کو منہ ہائے مین دکھلاؤنگی
تم تو ہوے بے سر
اب قید کی آفت ہے یتیمی کی بلا ہے
رسی مین گلا ہے
افگار
ہو طالب فردوس برین حجۂ ش د ل
واللہ نہ زنہار

جب سونگتی تھی جسم مبارک کا پسینہ
یا شاہ مدینہ
خیمے مین ہمارے تو نہ تھا کوئی خزینہ
یا شاہ مدینہ
کوئی منظر آتا نہین بچنے کا قرینہ
یا شاہ مدینہ
سر پیٹ کے دیدیگی ابھی جان یہ حزینہ
یا شاہ مدینہ
کسطرح بھلا جاونگی اب سوی مدینہ
یا شاہ مدینہ
مرجائیگی گھٹ گھٹ کے دم آخر کو سکینہ
یا شاہ مدینہ
گر روضۂ انور کا ملے قبر کو زینہ
یا شاہِ مدینہ

۱۹		نوحہ		۲۵

رو کے کہتے تھے سجاد یر غم
غش پہ غش مجھکو آتے ہین پیہم

طوق گردن مین میری نڈالو
طوق گردن مین میری نڈالو

ماہِ تاباں خیر الورا ہوں — مہر رخشاں مشکل کشا ہوں
ہالۂ رنج و غم میں گھرا ہوں — طوق گردن میں میری نہ ڈالو

استخواں میرے جلتے ہیں تب سے — غیر حالت ہے رنج و تعب سے
خوف کیجو خدا کے غضب سے — طوق گردن میں میری نہ ڈالو

داغِ دل کی یہ تابندگی ہے — مہر تاباں کو شرمندگی ہے
تلخ تر مجھکو اب زندگی ہے — طوق گردن میں میری نہ ڈالو

باپ میرا اوٹھا ہے جہاں سے — چین ہے اب نہ آہ و فغاں سے
اب نکلتے ہیں شعلے زباں سے — طوق گردن میں میری نہ ڈالو

حلق بابا کا میرے کٹا ہے — دیکھ لیجو گریباں پھٹا ہے
دم مرا درد و غم سے گھٹا ہے — طوق گردن میں میری نہ ڈالو

پاؤں میں دہری بیڑی پڑی ہے — دیکھو ہاتھوں میں بھی ہتکڑی ہے
سخت ہے راہ منزل کڑی ہے — طوق گردن میں میری نہ ڈالو

دیکھو پاؤں پہ میرے ورم ہے — شدّت تپ سے ہونٹوں پہ دم ہے
دم ہر اک مجھکو تیغ دو دم ہے — طوق گردن میں میری نہ ڈالو

کنج دنیا مجھے اک قفس ہے — اک برس مجھکو اک اک نفس ہے
ناتوانی کی زنجیر بس ہے — طوق گردن میں میری نہ ڈالو

باغِ عالم مجھے خار و خس ہے | کوئی میرا نہین داد رس ہے
سوت کی دل کو میرے ہوس ہے | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

نشترِ غم لگا دل پہ کاری | کرب ہے درد ہے بیقراری
ہو گیا جان کو جسم بھاری | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

جان سوزِ درون سے ہے جلتی | تیغ دل پر جگر پر ہے چلتی
سانس رُک رُک کے اب ہے نکلتی | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

ظالمو کیا یہ کرتے ہو بیداد | کیسی آفت ہے کیسی یہ افتاد
مین کرون گا پیمبر سے فریاد | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

یارو کیسی ہے یہ بیحیائی | کیا تمھارے دلون مین سمائی
دے رہا ہون نبیؐ کی دوہائی | طوق کردن مین میری نہ ڈالو

مین تو مجرم کسی کا نہین ہون | طالبِ حق ہون ہادیِ دین ہون
ظالمو مین امام مبین ہون | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

ظالمو خسروِ بحر و بر ہون | خلق مین مالکِ خشک و تر ہون
قاسمِ رزق کا مین پسر ہون | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

عرشِ حق کے ہین ہم گوشوارے | برج عزّ و شرف کے ستارے
سب پہ روشن ہین رتبے ہمارے | طوق گردن مین میری نہ ڈالو

یارو آفاق مین ہون یگانہ — نقدِ عرفان کا دل ہی خزانہ
عرش حق اپنا ہے آستانہ — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

سمجھے وہ جو کہ عالی نظر ہے — قرب یزدان ہمین کسقدر ہے
لامکان پر ہمارا گذر ہے — طوق گردن مین میری ڈالو

دیکھو قدرت ہمین کسقدر ہے — دہیان یارو تمھارا کدہر ہے
زیرِ فرمان قضا و قدر ہے — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

منزلت سے مری تم ہو غافل — ہین بہت اپنے عالی منازل
شان مین اپنی قرآن ہے نازل — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

جانتے ہو خدا کو بھی عادل — گرمیِ حشر سے کیون ہو غافل
ہم لواے نبی کے ہین حامل — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

ہمین کرتے ہین معجز نمائی — ہمین کرتے ہین مشکل کشائی
قائل اپنی ہے ساری خدائی — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

یارو ہون قاسمِ نار و جنّت — یہہ سبب ہے جو کرتا ہون منت
ہے فقط تم سے اتمامِ حجت — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

جوش کیا لکھے ظالم کی بیداد — کچھ نہ سنتا تھا بیکس کی فریاد
رو کے کہتے تھے ہر چند سجاد — طوق گردن مین میری نہ ڈالو

۹		نوحہ		۲۰

برخیز و بکن ماتم شاهِ شهدا ہاے
برخیز ... بزن چاک گریبان قبا ہاے

این درد و غم کیست که در گلشن جنت
صد چاک شده پیرهن شبیر خدا ہاے

یاران بکدامی چمن افتاد گذارش
آید ز صبا نکهت خون شهدا ہاے

در بر بکنم رخت عزا چون بغم شاه
پوشید سیه کعبه و افلاک قبا ہاے

پیکان چو بخورد اصغر گلرو بجبان شد
تا یافته در باغ جهان نشو و نما ہاے

آندم که بیفتاد شهِ دین ز سر زین
بر روی زمین چرخ فتادی نه چرا ہاے

بر خاک طپانست ز فرط عطش و زخم
فرزندِ جگر بند رسولِ دوسرا ہاے

بر نیزه سرش بود روان روی بقبله
شبیر بود قبله هر اهل بلا ہاے

اے جوشؔ بیادِ تن صد پاره شبیر
از چشم تو خون ریز و بدر جیب قبا ہاے

۱۲		نوحہ		۲۱

کہتے باقر تھے با سوز قلبی کربلا معلی کے قیدی
ستم شقی نے دیا جان بھی لی کربلا معلی کے قیدی

راکع و ساجد و فخر عباد جان ہمہ عبادات سجاد
زینت عابدین شاہِ عالی کربلا معلی کے قیدی

کیا ہی جانکاہ تھا باپ کا غم جز غم و درد گذرا نہ اک دم
تھی چہل سال تک آہ و زاری کربلا معلی کے قیدی

پاؤں میں کانٹے ایسے چبھے تھے سرخ جنگل کے تختے ہوئے تھے
رنگ لائی تھی محشر کا مہدی کربلا معلی کے قیدی

حوصلہ آپ کا تھا جو دیکھا تھا جو بن الزنا تخت آرا
شہ کا سر اور طشت یزیدی کربلا معلی کے قیدی

شاہ

شاہ معراج کے جان و دل طوق بیڑی کے تھے آپ جان
کیا غضب کی بیبری تھی بابا طوق بیڑی کو کس وقت پہنا
ظلم کس پر ہوا یہ جہان مین زخم بیڑی کے تھے استخوان مین
چھوٹی طاعت نہ دادا کا ماتم اے عزادار سلطان عالم
کھایا کلیجہ نا عمر بابا قتل شبیر کا یاد آیا
کھانا پانی جو آتا تھا آگے ظرف بھر جاتے تھے آنسوؤن سے

تھا لقب ساربان حرم بھی کربلا معلی کے قیدی
تب بدن مین قدم پہ ورم بھی کربلا معلی قیدی
ہائے تھے زخم تا زیست باقی کربلا معلی کے قیدی
تھی رکوعون مین سجدون مین زاری کربلا معلی کے قیدی
دنبے کے ذبح پر جب نظر کی کربلا معلی کے قیدی
آپ کے رونے کی کوئی حد تھی کربلا معلی کے قیدی

جوش کی عرض ہے کل کے ہادی دہو تم بندہ زادے کی شادی
جلد عسرت سے دیجے رہائی کربلائے معلی کے قیدی

۲۲		نوحہ		۱۲

تھا بین سکینہ کا یہ با حال پریشان
اے پیارے چچا جان
پیار آپکا مجھ پیاسی پہ تھا سب سے زیادہ
الفت وہ ہوئی کیا
مشکیزہ لئے آپ یہان سے جو سدھارے
دریا کے کنارے
کیون اس قدر آنے مین ہوئی آپکے دیری
تقدیر یہ میری

جلد آؤ کہ اس پیاری بھتیجی کی چلی جان
اے پیارے چچا جان
کیون کر لیا یون سخت دل اب سخت ہون حیران
اے پیارے چچا جان
کیا سرو ترائی کی ہوا بھا گئی اس آن
اے پیارے چچا جان
جلد آئیے جلد آئیے مین آپ کے قربان
اے پیارے چچا جان

دروازے پہ عرصے سے کھڑی دیکھتی ہون راہ
پایا نہ نشان آہ
کیا جان سے دور آپ گھرے فوج دغا مین
یا اور بلا مین
کیا روک سکے شیر کو روباہون کا لشکر
مشکل ہے سراسر
کسطرح بھریگا یہ مرا کوزۂ خالی
اے سید عالی
بیساختہ کہتا ہے یہ دل قطع ہوئی آس
اُمید ہوئی یاس
آگے تھا الم پیاس کا اب آپکا ہے غم
اندہیرے ہے عالم
اس تشنہ لبی کا ہو برا آپ کو کھویا
ہر آن ہون جویا
یہ عرض خوزادی مری فرماؤ چچا سے
چھوٹون مین بلا سے

کب سے مری آنکھین ہین لگی ہین سوے میدان
اے پیارے چچا جان
آواز دو بھجواتی ہون بابا کو اسی آن
اے پیارے چچا جان
ہو فضلِ خدا آپ اسدِ ضیغم یزدان
اے پیارے چچا جان
بچپن پہ مرے رحم کرے خالق رحمان
اے پیارے چچا جان
پیاس اب نہ بجھے گی نہ بجھے گی کسی عنوان
اے پیارے چچا جان
سہے ہے بنی ہاشم کے قمر کیون ہوے پنہان
اے پیارے چچا جان
اب منہ سے چچی جان کے ہون سخت پشیمان
اے پیارے چچا جان
فرماؤ روان جو تشنہ کے مقصود ہین اب جان
اے پیارے چچا جان

بولے شب عاشور یہہ سلطان مدینہ
رخصت کرو ہمکو

اک رات ملاقات کی ہے بی بیو آؤ
دل کھول کے مل لو

اس دار مصیبت سے میں ہوتا ہوں روانہ
دشمن ہے زمانہ

یہہ رات غنیمت ہے تمھارے لئے واللہ
شبیر ہے ہمراہ

چھٹ جائیگی مظلوم سے سب فوج قلیل آہ
اور سارے ہوا خواہ

قاسم کی دو ساعت کے لئے شادی بھی ہوگی
بربادی بھی ہوگی

کل بازوے عباس ہیں اور خنجر بیداد
ہے قہر کی افتاد

کل اصغر بے شیر ہے اور حرملہ کا تیر
اللہ ری تقدیر

اے زینب و کلثوم و رقیہ و سکینہ
رخصت کرو ہمکو

کل صبح کو ہو جائیگا عالم تہ و بالا
رخصت کرو ہمکو

کل صبح کو ہے شام کی بدلی مہ زہرا
رخصت کرو ہمکو

پھر صبح کہاں تم یہہ کہاں ظلم کا مارا
رخصت کرو ہمکو

ہو جائیگا کل سبط نبی بیکس و تنہا
رخصت کرو ہمکو

پامال بنا رانڈ بنیگی مری کبرا
رخصت کرو ہمکو

ہمشکل پیمبر کا جگر اور ہے نیزہ
رخصت کرو ہمکو

خون او گلے کا ہے چھ مہینے کا بھی بچہ
رخصت کرو ہمکو

بیٹھو مرے زانو پہ مرے سینہ پہ سو لو
جو حال ہے بو لو
جی بھر کے ابھی دیکھ لو اس خستہ جگر کو
زہرؑا کے پسر کو
ہوگا سرِ سبطِ شہِ معراج سناں پر
اے آل پیمبر
اے جوش قیامت تھی غضب خیمہ میں غل تھا
واحسرت و دردا

پاؤگی نہ پھر باپ کو اے پیاری سکینہ
رخصت کرو ہمکو
کل سر ہے مرا خنجرِ خونریز ہے ہے ہیمنا
رخصت کرو ہمکو
آئیگا نظر صبح قیامت کا نمونہ
رخصت کرو ہمکو
کہتا تھا بصد درد جو وہ دلبرِ زہرؑا
رخصت کرو ہمکو

۲۴		نوحہ		۱۲

کہا زہرؑا نے لاشہ پر حسینؑ من حسینؑ من
اوٹھائے رنج و غم کیا کیا ہوا دل تیرا صد پارہ
نہ کیوں سر پیٹے یہ دکھیا بسا یا ایک مدت کا
گھرے تم کیسے خاروں میں اکیلے تھے ہزاروں میں
نہ سمجھے ہائے اہل شر پدر ہے ساقی کوثر
نہ کس کا بیٹھا جس پر تجھے دشوار تھا دلبر
تری تھی خوابگہ میانبیؑ کا اور مرا سینہ
جہاں پر پیار چاہت سے پیمبر نے دئے بوسے

شہیدِ نیزہ و خنجر حسینؑ من حسینِ من
مرے جانی مرے دلبر حسینؑ من حسینؑ من
ہوا جنگل میں ویران گھر حسینؑ من حسینؑ من
گل گلزارِ پیغمبر حسینؑ من حسینؑ من
کیا پیاسا تجھے بے سر حسینؑ من حسینؑ من
بنا تیر و سناں کا گھر حسینؑ من حسینؑ من
ہے اب تپتی زمیں بستر حسینؑ من حسینؑ من
چلایا شمرؔ نے خنجر حسینؑ من حسینؑ من

لعین نے دین سے منہ پھیر رکھا نیزے پہ سر تیرا
ہوا برپا نہ کیوں محشر حسین من حسین من

لکھا تھا تم نے نام اپنا شہید کربلا بیٹا
جو آیا خون کا محضر حسین من حسین من

ترے اس نازنین تن پر سوائے نیزہ و خنجر
لگاتے تھے عدو پتھر حسین من حسین من

نسب اپنا بتاتا تھا حسب اپنا جتاتا تھا
ہون رہبر دلبر حیدر حسین من حسین من

قدم زخمی ہے سر زخمی کمر زخمی جگر زخمی
ہوا مجروح سر تا سر حسین من حسین من

ترا تن خون مین ہے غلطان مرے دلبند میری جان
نہ تڑپے کس طرح مادر حسین من حسین من

تمنا جوش رکھتا ہے تا آل شاہ دین تا کے
دکھا دو روضۂ انور حسین من حسین من

۲۵ — نوحہ — ۱۵

زینب نے کہا شادی اولاد مبارک
یا سبط نبی آپ کو داماد مبارک

قاسم کو شہا آپ نے داماد بنایا
لو آج ہوئی روح حسن شاد مبارک

صد شکر کہ کبرا کا کھلا آج نصیبا
گھر فضل خدا سے ہوا آباد مبارک

سعدین کا ہے آج قران برج حسن مین
یہ کوکبۂ جشن خداداد مبارک

دیتے تھے حرم تہنیت شادی قاسم
قسمت نے کہا نالہ و فریاد مبارک

سو ٹکڑے بنا ہو کا بنی ہوئیگی بیوہ
تیغ و تبر و نیزۂ جلاد مبارک

تھا شور رہا حشر جو فدا انور خدا پر
لے آج ہوا نار سے آزاد مبارک

کیا عید ہوئی بنت علی نے یہ سنا جب
زینب تمہیں قربانی اولاد مبارک

قطعہ

جب سبطِ پیمبر کا گلا ظلم سے کاٹا	سب کہتے تھے باہم ستم ایجاد مبارک
بیمار ہوا قید تو ہاتف نے پکارا	امت کی رہائی تمھیں سجاد مبارک
اعدا نے کہا ہنس کے حسین ابن علی سے	سب باغ ہوا آپ کا برباد مبارک
بیجان ہوے خویش و رفقا بھانجے بھائی	پامال ہوا لاشۂ داماد مبارک
تیغ و تبر اور بازوے سقاے سکینہ	اور آپ کا سر خنجرِ فولاد مبارک
قلب و جگر شکلِ نبی نیزۂ خون خوار	اصغر کا گلا ناوک بیداد مبارک

دل شاد ہوا مقصدِ مردہ ہوا از نو
اے جوش غرین شاہ کی امداد مبارک

۲۶	نوحہ وداع	۱۱

قطعہ

اے گروہِ ماتم و غم الوداع	آج ہے ختم محرم الوداع
تعزیے اوٹھتے ہیں ٹہتے ہیں علم	الوداع اے رونقِ غم الوداع
روئیں ہم سر پٹک کر کیونکر نہ آج	ہے وداعِ شاہِ عالم الوداع
اب کہاں اہلِ عزا اور ہم کہاں	اے غم سلطانِ اکرم الوداع
فاطمہ زہرا یہ فرماتی ہیں آج	بزمِ اندوہ و غم و ہم الوداع
آج سے موقوف ہے آنا مرا	اہلِ ماتم مجمعِ غم الوداع
روتے تھے تم میرے بیکس لال کو	باکمالِ حسرت و غم الوداع
جاتی ہوں میں تم سے راضی ہو تم	لیکے دُرِّ اشک ماتم الوداع

روے بیٹون سے سوا شبیر کو — حق رکھے سرورِ خرم الوداع

آج اس غم مین خوشی ہو تم کو — کل نہ بھولین گے تمہین ہم الوداع

جوشش اب کہہ تو بھی سر کو پیٹ کر — الوداع اے اہلِ ماتم الوداع

٢٧ نوحہ ٢٧

اے گروہِ عزا الوداع الوداع — ختم ماتم ہوا الوداع الوداع

فصلِ غم جا چکی باغ شبیر کی — اے بہارِ بکا الوداع الوداع

اب کہان وہ الم اب کہان اہلِ غم — بزمِ شاہِ ہدا الوداع الوداع

گزرا ماہِ عزا غم وہ آخر ہوا — اربعین بھی گیا الوداع الوداع

مومنو خاک اوڑاو سوگ شہ کا بڑا — دفن سرور ہوا الوداع الوداع

گردِ قبرِ حسین ہے بپا شور و شین — کہتے ہین انبیا الوداع الوداع

اکطرف کہہ رہا ہی بدرد و بکا — قدسیون کا پرا الوداع الوداع

کہتے ہین سر بسر انس و جن ملکہ — اے شہیدِ جفا الوداع الوداع

زینبِ خستہ دل کہتی ہی متصل — دلبرِ مصطفیٰ الوداع الوداع

تم پہ کیا کیا الم گذرے شاہِ امم — تن سے سر تھا جدا الوداع الوداع

شاہِ جن و ملک تن ترا آج تک — بیکفن تھا پڑا الوداع الوداع

سر رہا گشت مین گہ رہا طشت مین — گہ سنان پر رہا الوداع الوداع

شام سے آن کے عابدِ زار نے — آج مدفون کیا الوداع الوداع

آئی ہون شام سے چھٹکے اب دام سے — ابن مشکلکشا الوداع الوداع

ہاے دربار مین بزم میخوار مین — ہم رہے بے ردا الوداع الوداع

ہاے بازار شام ہاے ہجوم عام — اور تماشا ہمارا الوداع الوداع

بھائی صاحب کے ہر ہاے بارہ گلے — ریسمان جفا الوداع الوداع

ظلم کی رسّی سے امان جائے مرے — چھلگیا ہے گلا الوداع الوداع

بیبیون کا قافلہ بے تمہارے شہا — لو وطن کو چلا الوداع الوداع

روضہ کیونکر بنے ہم تو یان سے چلے — اے شہ کربلا الوداع الوداع

اونٹھکے کیجے سوار اے مرے پردہ دار — تاج آل عبا الوداع الوداع

ہے دم وارثی روح وجان نبی — کون ہے آسرا الوداع الوداع

بھائی رخصت کرو کچھ تو مُنہ سے کہو — دم ہے لب پر مرا الوداع الوداع

تب صدائے حسین آئی با شور و شین — جاؤ جاؤ حافظ خدا الوداع الوداع

تھی مشیت یہی رب کونین کی — بس ہمارا ہے کیا الوداع الوداع

تم کہین ہم کہین ہو تمین اندوہگین — بخت مین تھا لکھا الوداع الوداع

جوش اک حشر تھا قتلگہ مین بپا — جب حرم نے کہا الوداع الوداع

۲۸ — **نوحہ** — ۱۴

قصر ہے ظلم و ستم غرّہ صفر کا ہے آج — شام مین آئے حرم غرّہ صفر کا ہے آج

شہر ہے آراستہ قصر ہے ہر اک سجا — گویا ہے باغ ارم غرّہ صفر کا ہے آج

آئی

آئی مراد یزید جشن مین ہے سر پلید — آل نبی پر الم غرّہ صفر کا ہی آج

پھینکتی مین شہنائیان شادیون کا ہی سمان — ہونٹون پہ زینب کا دم غرّہ صفر کا ہی آج

کہتا ہی حاکم جہول ہو سر آل رسول — تازہ ستم دمبدم غرّہ صفر کا ہی آج

حکم مین ہر سو جٹے ہان در ساعات سے — آئین اب اہل حرم غرّہ صفر کا ہی آج

پٹیو سر اہل عزا حشر کا ہے سامنا — بلوے مین ہوین بہم غرّہ صفر کا ہی آج

ہے یہ غضب کا مقام گرد ہی سب فوج شام — بیچ مین اہل حرم غرّہ صفر کا ہی آج

کہتے ہین سب زشت خو قیدیو جلدی چلو — اب نہ تھمو اک قدم غرّہ صفر کا ہی آج

ہارین گے اب بے خطا تم جو رکو گے ذرا — بوڑیان نیزون کی ہم غرّہ صفر کا ہی آج

شور ہی کفار مین آئے لو دربار مین — خاصۂ رب قدم غرّہ صفر کا ہی آج

تخت کے نیچے دہرا زینت طشت طلا — فرق امام امم غرّہ صفر کا ہی آج

سر کو جو مجمع اکیا حال یہ زینب کا تھا — مشکین گیسین لب پہ دم غرّہ صفر کا ہی آج

جوش ہے شوریدہ سر عین خدا جلد تر
ایک نگاہ کرم غرّہ صفر کا ہے آج

۲۹	نوحہ	۱۴

اے مومنو سر پیٹ کے برپا کرو محشر
غرّہ ہے صفر کا
لو شام مین آئے ہین اسیر آل پیمبر
غرّہ ہے صفر کا

ہوتے ہین اسیرون کو لئے شہر مین داخل
کفار سیہ دل
دروازۂ ساعات پہ ہے ساعت محشر
غرّہ ہے صفر کا

ہر ایک طرف شام میں ہے آئینہ بندی
نوبت ہے خوشی کی
کیا قیدیوں کے داخلہ کی عید ہے گھر گھر
غرّہ ہے صفر کا

کہتے ہیں گلے مل کے شقی عید مبارک
تائید مبارک
صد شکر یزید آج ہے منصور و مظفر
غرّہ ہے صفر کا

آگے تو ہیں نیزوں پہ علم سر شہدا کے
خاصان خدا کے
اور اہل حرم پیچھے غضب پیٹتے ہیں سر
غرّہ ہے صفر کا

ہنستے ہیں عدو کوٹھوں پہ یہ شور مچا کے
انگلی سے دکھا کے
یہ آلِ پیمبر ہیں یہ ذریتِ حیدر
غرّہ ہے صفر کا

کیا قہر ہے رونے نہیں دیتے ہیں جفا جو
ناموسِ نبیؐ کو
فریاد پہ نیزے ہیں تو دُرّے ہیں فغاں پر
غرّہ ہے صفر کا

پہنچے درِ حاکم پہ جو وہ ظلم کے مارے
حضّار پکارے
لو آئے گنہگار یزید آلِ پیمبر
غرّہ ہے صفر کا

تو تخت پہ میخوار یزید ابن زنا ہے
سامان غنا ہے
ہے طشتِ طلا میں سر فرزند پیمبر
غرّہ ہے صفر کا

ہیں کرسیوں پر شام کے اور کوفے کے رئیس
اللہ کے دشمن
استادہ ہیں رسی میں بندھی آلِ پیمبر
غرّہ ہے صفر کا

دربار میں بیدین کے بےپردہ کھڑے ہیں
آفت میں پڑے ہیں
یاد آتا ہے شبیر کا دربار سراسر
غرّہ ہے صفر کا

کیا شرح کرین حال امام ابن آمام آہ
دل ٹکڑے ہے واللہ
جلتا ہے جگر گردش افلاک سے اسلام
اے صاحب ماتم
از بھر اسیری مہ برج امامت
اے مہر رسالت

ہین سامنے حاکم کے جھکا طوق سے ہی سر
غرہ ہے صفر کا
ناری کی چھری نور خدا کے لب انور
غرہ ہے صفر کا
چمکا دو ابھی جوش کی تقدیر کا اختر
غرہ ہے صفر کا

۱۲	نوحہ		۳۵

اے مومنو رو رو کے اوٹھاؤ بہ تمنا
سرور کا جنازہ
تعظیم سے تکریم سے آنکھون سے لگاؤ
اور اشک بہاؤ
پایہ ہے بلند اس کا بڑی قدر ہی اس کی
ہے تم سے وہ مخفی
سر پیٹ کے اخلاص دلی شیعو دکھاؤ
ہر ایک نبی کو
ہین ساتھ نبی اور علی چاک گریبان
شبر ہین پریشان

چالیسوین تک ہائے کسی نے نہ اوٹھایا
سرور کا جنازہ
واللہ کہ ہے غیرت تابوت سکینہ
سرور کا جنازہ
کاندہون پہ لئے ہین ملک عالم بالا
سرور کا جنازہ
تھامے ہوے ہین آدم و نوح و ذکریا
سرور کا جنازہ
حورون کے ہین ہمراہ اوٹھائے ہوے زہرا
سرور کا جنازہ

سر پیٹ کے بادیدۂ تر کہتی ہین زہرا
واحسرت و دردا
حق رکھے انہین خرم و مسرور جہان مین
اور باغِ جنان مین
تلوارون سے صد پارہ ہی سب لاشۂ اطہر
تر خون سے سراسر
وہ سینہ زنی کیجئے اے شیعۂ خوش خو
لرزہ ہو زمین کو
اب رو ؤ ہوا اہلِ عزا خاک اوڑاؤ
فریاد مچاؤ
صف باندھ کے یون جوش سے ماتم کرو برپا
زخمی تو ہو سینہ
افغان سے کرو حشر بپا وقت بکا ہے
آخر یہ عزا ہے

چہلم تلک افسوس کسی نے نہ اوٹھایا
سرور کا جنازہ
چہلم کو اوٹھاتے ہین عزادار ہمیشہ
سرور کا جنازہ
کیونکر نہ کرے چاک جگر اہلِ عزا کا
سرور کا جنازہ
گردون سے صدا آئے کہ کس دھوم سے اوٹھا
سرور کا جنازہ
ہے تین شب و روز کے پیاسے کا جنازہ
سرور کا جنازہ
ہے لاشۂ مجروح جگر بندِ نبی کا
سرور کا جنازہ
اے جوش دل افگار وطن آج ہو اوٹھا
سرور کا جنازہ

رباعی

گو رشکِ قمر تھا شہِ دلگیر کا رنگ
گرمی سے شفق سا تھا رخِ شبیر کا رنگ
یہہ پیاس سے تھا سینہ مین حالِ دلِ شیر
جہولے مین جو تھا اصغرِ بے شیر کا رنگ